

ڈویلپمنٹ ایڈووکیٹ بجلدے، شمارہ ۲

پاکستان





ڈویلپمنٹ ایڈووکیٹ
پاکستان

ڈوپلمنٹ ایڈوکیٹ پاکستان

وضاحت

اس جریدے میں شامل ایڈیٹوریل بورڈ کے ارکان یاد گیر و فنی افراد کی تحریروں میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ ضوری نہیں کہ اس ادارے کے خیالات کی عکاسی کرتے ہوں جن کے لئے وہ کام کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کوئی آراء ایک ادارے کی حیثیت سے اوقام متحده ترقیاتی ادارہ کے خیالات کی نمائندگی کرتی ہیں۔

ایڈیٹوریل ٹیم: مایبین حسن، عمر ملک

ڈیزائنر: حنات احمد

اقوام متحده ترقیاتی ادارہ
چوتھی منزل، سیریانا برس کمپلیکس،
خیابان سہروردی، سیکٹر G-5/1،
پی ایکس 1051، اسلام آباد، پاکستان

ڈوپلمنٹ ایڈوکیٹ پاکستان، ملک میں اہم ترقیاتی مسائل اور مشکلات پر خیالات کے تبادلے کے لئے ایک بیبیٹ فارم ہے اس کے ہر سہ ماہی شمارے میں ترقی متعلق ایک موضوع کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے عواید بحث کی راہ ہموار کی جائے گی اور سوال سوال سماں، تدریسی حلقوں، حکومت اور ترقیاتی پالنڈر کے مختلف نقطہ نظر پیش کئے جائیں گے۔ اس جریدے کے ذریعے ہونے والی بحث میں نوجوانوں اور خواتین کی آراء شامل کرنے کی پھر پورا کوشش کی جائے گی۔ تجزیوں اور رائے عالم پر منی آٹھ بلکہ ترقی متعلق سئے خیالات پر بحث کو فروغ دیں گے اور اس کے لئے معمومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ تازہ ترین معلومات بھی پیش کریں گے۔

ایڈیٹوریل بورڈ

ا گعنٹھ اڑوا
ریزیڈنٹ ریپریٹنٹو، اقوام متحده ترقیاتی ادارہ، پاکستان

عامر گوریا

اسٹاف ریزیڈنٹ ریپریٹنٹو/چیف، محکمہ ریکارڈنگ اور تحریر ایڈیٹوریل

قیصر اسحاق

اسٹاف ریزیڈنٹ ریپریٹنٹو/چیف، محکمہ طرز کمرانی یونٹ، اقوام متحده ترقیاتی ادارہ، پاکستان

امان اللہ خان

اسٹاف ریزیڈنٹ ریپریٹنٹو/چیف اور ایڈیٹر کامیٹی پیغام یونٹ
اقوام متحده ترقیاتی ادارہ، پاکستان

ماٹش بابر

کمپنیکٹر ایڈیٹر، بیڈ آن کمپنیکٹر یونٹ، یوائی ڈی پی، پاکستان

فہرست

انٹرویو

تجزیے

شفقت کا خیل 22

چیز پر کن، ایسیں ڈی پی آئی بورڈ آف گورنر
سابق ڈپٹی ایگزیکٹو ایکٹر / یو این اسٹٹ یکٹری جرل کینیا

حمد نقی خان 24

چیف ایگزیکٹو آفیسر
ورلڈ ائیڈ فارنچر (ڈبلیوڈبلیوایف)، پاکستان

02 پاکستان میں ماحول کی پائیداری:

مشکلات، محکمات اور آئندہ الامعمر

آراء

شاہد کمال 25

مشیر
میشن آن سائنس ایئٹھنالوجی فارسٹمین ایبل ڈپلمٹ ان دی ساؤنچ
(کامسٹیں)

10 ماحول کی پائیداری کا سفر

سید ایوب قلب

13 پائیدار میشیٹ کا سفر: کیا کوڈ-19 سے کوئی امید پیدا ہوئی ہے؟

صہیب جمالی

نوجوانوں کی آواز

15 ماحول کی پائیداری اور صوبائی حکومتوں کا کردار

حنا لولیا

27 مجی سعید

بینا شہاب
غالب نجم

28

عائمه عزیز
حرار حسن
شاہینہ بنی

18 کوڈ-19 اور موسمیات سوں سوسائٹی کا نقطہ نظر

عائش غانم

20 پائیدار ترقی کے مقاصد اور بزرگ فراش کا ایجاد

شاہد نعیم

www.facebook.com/undppakistan



www.twitter.com/undp_pakistan



www.pk.undp.org



Follow us



ماحولیاتی سرگرمیوں کا زور برقرار رکھنا ضروری ہے

ضرورت کے مطابق پائیداری منصوبوں کی تیاری سے متعلقہ علاقوں اور ان کے ارد گرد کے ماحول کو پھر سے صاف تحریر بانا نے میں مدد مل سکتی ہے۔ لہذا ان پر کام کرنا ناجائز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی یقینی بنانا ہو گا کہ یہ منصوبے و فاقی منصوبوں اور پالیسیوں سے ہم آہنگ ہوں۔ سرکاری اور بخی دنوں شعبوں کے متعلقہ فریقوں کا کردار اس ضمن میں کلیدی حیثیت کا حامل ہے جو انسانی، یمنی اور مالی وسائل کی دستیابی یقینی بنائے سکتا ہے۔ کرونا وائرس کی وجہ سے بھی ہماری موجود میں تبدیلی آئی ہے کہ چیزیں میں کس طرح چلتی ہیں اور نئے حالات کے مطابق "نیا نسل" کیا ہو گا۔ ان حالات میں ڈیجیٹائزیشن کے عمل کو یہ کرنے اور بڑی مقدار میں ڈیتا کا استعمال کرنے والے بیٹت فارمسز (Big Data-Driven Platforms) کے ذریعے بھی پائیداری بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ امداد کی شفافیت اور جوابدی بہتر ہو گی، اور ماحول کی تغییرات کی نئی رایں لکھیں گی۔ جہاں تک لوگوں کا تعلق ہے تو انہیں مختلف طریقوں سے مثبت اور ذمہ دار اثر طرز میں کی راہ پر ڈالنا ہو گا۔ یہ چھوٹے پیمانے پر وہ اقدام ہے جو وقت کے ساتھ بڑے پیمانے کے اثرات دکھان سکتا ہے۔

اپنے ترقیاتی پاٹریز کے ساتھ مل کر ہم ماحدیاتی پائیداری یقینی بنانے کے لئے پاکستان کی بھروسہ مدد کر رہے ہیں۔ گلکشیر جھیلوں سے پیدا ہونے والے سیالب سے متعلق اپنے پروگرام GLOF کے ذریعے یو این ڈی پی پاکستان مقامی کمیونٹی کو باختیار بانا نے کے لئے کام کر رہا ہے کہ وہ اپنے طور پر اس سیالب سے جو بے خطرات اور موسمیاتی تبدیلی کے متعلقہ اثرات کی نشاندہی کر سکیں اور ان سے سفت سکیں۔ اسی طرح پاکستان میں بر قافی چیتے اور ماحدیاتی نظام کے تحفظ کے ارجمند ایسی زمین اور ایسے ماحول کو فروغ دینا ہے اور ماحدیاتی نظام کے اس توازن کو برقرار رکھنا ہے جو بر قافی چیتے اور اس طرح کی دیگر مخصوصات کی تقام کے لئے سازگار ہو۔ یو این ڈی پی، حکومت اٹلی اور حکومت گلگت بلتستان کی مدد سے اپنے "ماڈل ٹین پر نیشنل ایز پر اجیکٹ" کے ذریعے پاکستان کے شماں حصے میں پہاڑی ماحدیاتی نظام کی گورننس کو بہتر بنا نے پر بھی کام کر رہا ہے۔ جاپان کی مدد سے آفات کے خطرات میں (ڈی آئے) اور آفات کے خطرات سے منشی کے اقدامات (ڈی آئیم) پر بھی حکومتی استعداد میں بہتری لانے کے لئے کام کیا جا رہا ہے تاکہ قومی صوبائی اور ضلعی سطح پر آفات کے خطرات کم ہوں اور خطرات سے دوچار کمیونٹی میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت بہتر بنا نے میں مدد دی جاسکے۔

موسمیاتی تبدیلی ہر ملک پر اپنا اثر دکھانی ہے۔ یہ میثمت کو ہے والا کری ہے اور لوگوں کی زندگی اس میتاثر کر رہی ہے۔ غریب ترین اور انتہائی کمزور لوگ سب سے زیادہ زد میں آرہے ہیں۔ حکومت کی ماحول دوست پالیسیوں، اقدامات اور پروگراموں کی بدولت یہ ممکن ہوا ہے کہ پاکستان موسمیاتی تبدیلی پر ایس ڈی جی نمبر 13 پر درست راہ پر چل رہا ہے۔ تاہم اس وقت اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ تمام متعلقہ فریقوں، بخی و سرکاری شعبہ اور افراد اس سرگرمی کو برقرار رکھیں، آفات کے اثرات کم کرنے اور طرز زندگی ان کے مطابق ڈھانے کے عوام کو مزید بلند کریں، پائیدار اس طریقوں، روزگار کے نہیں گریں موقع، اور بزرگیت پر سرمایہ لائیں، تاکہ ملک کمیونٹر اور لوگوں میں مشکلات کے مقابلے کی صلاحیت بہتر ہو اور رکوئی بھی پچھے مدد جائے۔

پاکستان کا شمار ان چند ممالک میں ہوتا ہے جو موسمیاتی تبدیلی سے متعلق پائیدار ترقی کے عامی مقصد (ایس ڈی جی) نمبر 13 کے سلسلے میں درست راہ پر چل رہے ہیں۔ اس جیئت کے حوال میں کامیابی بڑی تک حکومت کی ان متعدد پالیسیوں اور اقدامات کا تمہر ہے جن کا آغاز ماہول میں بہتری اور موسمیاتی تبدیلی سے منشی کے مقصد کے تحت کیا گیا ہے۔ ان میں صاف سر سبز پاکستان، یہ میں بلین ٹری سونامی، نیز حفاظت علاقہ جات کا پروگرام اور سپاچار پاکستان، سمیت کئی کاؤنٹیں شامل ہیں۔

ان اقدامات اور کامیابیوں کے باوجود آج بھی پاکستان موسمیاتی تبدیلی کے باحوال انتہائی شدید خطرے سے دوچار ہے۔ گلوبل کلامیٹ رک انکس 2020 کے مطابق پاکستان ان ممالک کی فہرست میں پانچھیں نمبر پر آتا ہے جن کے لئے موسمیاتی تبدیلی سب سے بڑا خطرہ بھی ہوتی ہے۔ 1999 سے 2018 کے دوران ملک میں انتہائی نویعت کے 152 داعقات پیش آئے جن کی وجہ سے 3.8 ارب ڈالر کے لگ بھگ بھاری نقصانات ہوتے ہیں۔ یہ ادعات انسانوں پر بھی اپنا اثر دکھاتے ہیں، مثلاً پشاور اور کراچی میں گرمی کی بہروں کو دیکھیں یا لاہور میں سوگ کے شدید اثرات کا اندازہ لکھا گیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان عوامل نے صحت اور معیشت پر اپنے سیکن اثرات دکھانا شروع کر دیے ہیں۔

حالیہ عرصے کے دوران پاکستان نے بڑھتی ہوئی ماحدیاتی مشکلات پر بخوبی سے توجہ دی ہے۔ متعدد پالیسیاں اور سرکاری شعبے کے پروگرام پہلے ہی کام کر رہے ہیں جبکہ کمیونٹی کاغذات بھی کیا گیا ہے۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر تھفہ ماحدیات کے ادروں کا تجھام، ماحدیاتی لیبارٹیوں، ماحدیاتی عدالت اور نیشنل انوئرمنٹ کو اٹی شیڈرڈز کے قیام کے علاوہ نیشنل انجی ایپیشنسی ایڈنکنزروشن اتحاری (ایس اے) بھی قائم کر دی گئی ہے، جو سب اپنی بجائی قابل ذکر نہیں میں ہیں۔

حکومت جہاں ملک میں ماحدیاتی پائیداری کے ایجاد کے تحت ہونے والی سرگرمیوں کی قیادت اور ریگو لیشن کر رہی ہے وہی ماحول اور اس کے وسائل کے تحفظ اور عدمہ استعمال کی ذمہ داری تمام متعلقہ فریقوں پر عائد ہوتی ہے جن میں نصف سرکاری اور بخی شعبہ بلکہ افراد بھی شامل ہیں۔ اگرچہ بخی کی ادروں نے متعدد سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے جن میں اگاہی محہمات، صفائی، مہم، واش پروگرام وغیرہ شامل ہیں، لیکن ان کا رواج یوں اور افعال پر قابو پانے کے لئے چیک ایڈنیشن کا کوئی نظام موجود نہیں ہے جو ماحول کے لئے نصان کا باعث بن رہے ہیں۔ ان میں ہپٹاٹوں اور بدی یا قاتی ادا روں کے فالتوں مادی کی غیر ذمہ دار اتفاقی، جنگلات کے رقبے میں آتی ہوئی کمی، زراعت میں پانی کا بے دریخ اور ناپائیدار استعمال وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انسانوں کی عاقبت نا اندیشی مثلاً غیر ذمہ داری کامظاہرہ کرتے ہوئے کوڑا کر کے پھیلانا، موٹا گاڑیوں کا انہاد احمد استعمال، فصلوں کی کھانی کے بعد پیچھے رہ جانے والے پھرے کے جلا دینا، یہ سب ایسی مثالیں ہیں جو تہہ دتہ دکھاتی ہیں اور دن بدن ماحدیاتی مشکلات میں بھاڑ پیدا کر رہی ہیں۔

لہذا، ماحول کے تحفظ پر جہاں بہت کچھ کیا جا چکا ہے، وہی ابھی ایک طویل سفر باقی ہے۔ ہر صلح کی

تجزیہ

پاکستان میں ماحول کی پائیداری:
مشکلات، ممکنات اور آئندہ لائق عمل

نوت: مرکزی تجهیزی، سسٹمین ایبل ڈوپلمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ (ایس ڈی پی آئی) کی ٹیم نے تیار کیا ہے جس میں ڈاکٹر عمران ایس خالد (ریسرچ فیلو/ ہیڈ لائگنیٹ ٹیچنچ یونٹ) اور ڈاکٹر حاتما سلم (ایسوی ایٹ ریسرچ فیلو/ ہیڈ چائٹائزڈ سسٹر) شامل ہیں۔

پاکستان میں ماحول کے بڑے چیلنج
غفلائی آکوڈگی:

پاکستان کے زیادہ تر شہروں میں فضاء کا معیار غیر صحیح بخشنده سے بڑھتا ہوا خطرناک صدوف کو چھوڑ رہا ہے۔ موسم سرماں میں جب درجہ حرارت سرد ہوتا ہے تو تمکوں عمل کے تحت آکر ادا جزا کام کرب رین کے قسیر آ جاتا ہے، جس سے فہمی معیار انسانی صحت کے لئے زہر میں شکل اختیار کر سکتا ہے اور جس کا ناظراہ ہم حالیسا لوں کے دوران صوبہ پنجاب میں کر چکلے میں تباہم ملک کے دوسرے شہروں میں بھی صورت حال کچھ کم تشویش ناک نہیں ہے۔

زیادہ ترقیاتی آگوڈی کا بسب کارڈیوں سے ہونے والا اخراج ہے۔ پاکستان میں جو یورپ ایئر میں اسکمال کیجیا جاتا ہے اس کے ذیل اینڈ میں مخفی مقادیر زیادہ ہے جو اس مکلے میں مزید اضافہ کردیتی ہے۔ تاہم حکومت نے حالی میں یورپ فائٹنگ شینڈر رکا پڑھ اور ڈیزیل ایئر میں درآمد کرنے کی پالیسی کا اعلان کیا ہے جو درست سمت میں انجام گایا قدم ہے۔ علاوه ازیں، ایئرلوں کے بھیجے جن میں گندرا اینڈ میں مثلاً پرانے ناظر جلائے جاتے ہیں اور صعنیل، جن میں آگوڈی پر قابو پانے کے آلات کی کمی سے اس مکمل کو مزید کارڈ دیتی ہیں۔

مومسہ میں کسان جو گھاس پھونس جلاتے ہیں وہ بھی فضائی آلودگی میں اپنا حصہ ملاتی ہے۔ پین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے تحت پاکستان نے اپنی تو انکی کمی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایک منصوبہ کا آغاز کیا ہے لیکن اس کے سر میں سے آخر منصوبوں میں بھی پیدا کرنے کے لئے کوئی اعتماد کیا جائے گا۔ کوئینہ ایڈنگز ہیں اور نہ صرف فضائی آلودگی کا سبب بتا ہے بلکہ گین بین اس گیموں میں بھی قابل ذکر حصہ ملتا ہے۔

فراں اش اور ترقی میں کلپیدی حیثیت کا حامل ہے۔

ساحول کی پائیداری کیا ہے
ساحول کی پائیداری کی جو تعریف سب سے زیادہ استعمال کی جاتی ہے وہ
ساحول و ترقی پر اوقا متحده عالی گٹشن، ڈیپیکی ای ڈی کی جانب سے
سامنے آئی ہے جس کے مطابق پائیداری اس طرز کی ترقی ہے جو انانے
امیں نسلوں کے لئے اپنی ضروریات پر کرنے کی صلاحیت پیدا کر جو
کہ بغیر حال کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔⁴

باعث وہ ہے کہ پانیداری کی اصطلاح میں پہلووں کا احاطہ کرتی ہے یعنی سماجی، اجتماعی اور اقتصادی پہلو۔ انسانی پہلو یعنی سماجی پہلو بھی ہے جس میں رہا رہی کو اس حد تک بنیادی یقینیت حاصل ہے کہ آئندے ان نسلوں کو بھی پہنچی ضروریات پوری کرنے کا موقع اسی طرح دیا جائیا ہے جس طرح ان سے پہلے والی نسلوں کو حاصل ہے۔ پانیداری کا ماحولیاتی پہلو اس بات پر زور دیتا ہے کہ ارض کی ماحولیاتی استعداد اتنی ضرورتی چاہئے کہ یہ شکلات کا مقابلہ کر سکے۔ آخری پہلو یعنی معاشی پہلو ایک ایسی افسوس اش پر یعنی یقینیت کی بات کہتا ہے جو نہ صرف خوشحال ہو بلکہ ماحولیاتی اور انسانی معاشر کو بھی پیش نظر رکھے۔ ہر پہلو کا انحصار ایک دوسرے پر ہے جس کا تصور میں پانیداری کی صورت میں رہا جو بتا سے۔

رجھیت ماحولیاتی پائیداری کا تقاضا ہے کہ ہمارا ترقی کا سفر چھوٹے
بھی ہے اور مکر گیری ترقی کے بل پر اس طرح آگے بڑھے کہ سماجی و
تقنادی نظام کو ارش کے ماحول کی آسودہ حالی کے لئے لمحہ سے کم
نظرات پیدا کریں۔ سوال یہ ہے کہ کیا مشکلات کی اس بیغار میں ہمارا
لکھ ماحول کو اندارد بنا سکتا ہے۔

پاکستان کا شماران ممالک میں ہوتا ہے جو محاذی تباہی کے شدید ترین خطرے سے دوچار ہیں۔ گلوبن کامیٹی رسک ایکس¹ نے 2020 کے لئے اپنی سالانہ رپورٹ میں پاکستان کو ان ممالک کی فہرست میں پائی گئی تھیں جنہیں موسمیاتی تبدیلی کے باหوں سب سے زیادہ خطرات درپیش ہیں۔ رپورٹ میں یہی بیانی گیا ہے کہ 1999 سے 2018 کے دوران پاکستان 3.8 ارب ڈالر کے نقصانات اٹھا چکا ہے اور انتہائی نوعیت کے 152 موسمیاتی واقعات کا سامنا کر چکا ہے۔

علاوہ ازیں، یہاں پندرہ قومیں میں سے ایک ہے جو موسمیاتی تبدیلی کے باحتوں خطرات کا شیرین متناسب بوجھ داشت کر رہے ہیں میں کیونکہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں اس کا، کافی تکمیل صرف ۰.۹۰ میٹر کی انٹی پیچے میں پیدا ہونے والے خطرات میں یہ سب سے ہے لیکن اس کے پیچے میں پیدا ہونے والے خطرات میں یہ سب سے آگے ہے۔ بہرحال، پاکستان اس وقت ماحولیاتی مسائل کی بیخاری کی زد میں ہے جن میں اراضی کا ناپایہ ارتقیاب، قدرتی وسائل کا انحطاط، فالتو صفتی مواد، آبی آگوڈی اور سب سے بڑھ کر آبادی میں ہوش برداشت اضافہ سرفہرست میں۔ ایک اندازے کے مطابق ۲۰۱۶ میں فضائی آگوڈی کے باحتوں پاکستان کو ہونے والا سالانہ نقصان غام ممکنی پیداوار کا ۲.۵% فیورڈرما۔²

دریں اشتہانی، سینی میشن اور حفاظان صحت کے لئے بنیادی ڈھانچے کی مناسب سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے شہری علاقوں میں سالانہ نقصان جی ڈی پی کا تقریباً 0.9 فیصد اور دیکنی علاقوں میں 1.8 فیصد رہا۔³ یہ اعداد و شمار پاکستان میں ماخول کی پائیداری کے حوالے سے سنگین صورت حال کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا پہلو ہے جس کے معاملے میں بہت زادہ پوشم روشنی کا مامراںگا میں اور اس کا ازالہ ملک کی

1 دُنیا کے میں وہ اینٹریلیں، ایکٹو فلک، ایکٹو فلک اور جنگل (2020)۔ Global Climate Risk Index 2020
2 مالی یونک (2019)۔ Opportunities for a Clean and Green Pakistan: A Country Environmental Analysis

3
4
5
6
<https://openknowledge.worldbank.org/handle/10986/32328>

اقومی تحقیق، ادارہ رائے خواہ کی زیر انتظام، بولن اپنے اگرے (2019) FAO report analyzes the causes of smog in Punjab focusing on agriculture.

<http://www.fao.org/pakistan/news/detail-events/en/c/1179183/>
<https://www.thenews.com.pk/print/667936-euro-v-standards-for-fuels-approved>: Euro-V standards for fuel approved_(2020)

پہنچان اقتصادی را باری (یا پیک) پر اچکھے میں پہنچانے والے ہیں جو ایسا ہے وہ میتاب ہے
<http://cpec.gov.pk/progress-update>

پاکستان پیغمبر میں یا جہاں کی خرید و فروخت کا مشهور مرکز ہے جو یہاں سے غیر قانونی طور پر چین بخواستے جاتے ہیں۔¹³

اراضی اکٹھاٹی:
زراعت، پاکستانی معیشت میں ایک ناگزیر کردار ادا کرتی ہے لیکن اس کے بد لمکل کو ایک بڑی قیمت چکا تا پڑتی ہے۔ حادول اور کیرے مارادویات کے بے تحاشا اتھمال سے مٹی کا معیار رہا ہے جس کا تیبیہ پانی کی آلوگی کی صورت میں آمد ہو رہا ہے۔ ملک میں بیج و عمریں علاقے آرینک سے متاثر ہیں۔¹⁴ زمین کا کٹاٹ، جنگلات کا چھیلا و بخارا پن اور سیم پاکستان میں شعبہ زراعت کے لئے ملکی خود ہیں جو پہلے ہی کئی خطرات سے دوچار ہے۔

موسیقی تبدیلی سے پیدا ہونے والی آفات:
ندی نالوں کی غیانی گلیش جھیلوں سے پیدا ہونے والے سیال بخک سالی اور گری کی اہروں سے دوچار پاکستان ان ممالک میں شمار ہوتا ہے جو موسمیاتی تبدیلی کے پاتھوں سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ 2010 کے سیال سے پاکستان بری طرح متاثر ہوا جس کا تیجد اس ارب ڈالر کے نقصانات کی صورت میں آمد ہوا۔ درجہ حرارت میں اضافے کو 1.5 درجے سینی گریہ سے پیچے مدد لایا گیا تو کہ ہندو شیعہ اور ہمالیہ کے پہاڑی سلوکوں کے تقریباً 36 فیصد گلیش 2100 تک ختم ہو جائیں گے۔¹⁵ یہ پاکستان کے لئے ملکی نشانخواہ کا باعث ہے کہ نئی آبی اور غذائی سلامتی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے گلیشز کے چھلاو پر بہت زیادہ اعتماد کرتا ہے۔

متفرق مسائل:
دیگر مسائل میں ایک انک ویٹ میخفث کام معاملہ بھی شامل ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران موالی فون، ٹبلٹ اور کمپیوٹر کے علاوہ دفتری اکالت میں کمی گما اضافہ ہو گیا ہے۔ جوئی ان کا عرصہ حیات ختم ہوتا ہے ان کی تفہیق ایک مسئلہ بن جاتی ہے۔

علاوہ از میں، ہمارے ماحول میں کمیکلز کی موجودگی بھی ماحول کی پاسیدہ اری کے لئے خطرہ ہے۔ کمی ہیو بیٹ ایسے ہیں جن میں سیسے کی مقدار بہت زیادہ ہے۔¹⁶ سیسے والا پینٹ سخت کے لئے، خاص طور پر بچوں کے لئے شدید مسائل پیدا کر سکتا ہے اور دنیا بھر میں اس پر پاندنی عائد ہو چکی ہے۔ پاکستان میں بھی بیٹ میں سیسے کا استعمال محدود کرنے کے قابین تو موجود ہیں لیکن ان پر عملدرآمد بھیں دھنخی میں نہیں آتا۔

ماحول کی پاکیزداری کے اقدامات نہ صرف ہماری قومی ضرورت ہیں بلکہ وہ کمی میں الاقامی تکھوتوں کا لازمی جزو ہیں جن پر پاکستان دھنخواڑ کر چکا ہے۔ بالخصوص، پیس معاملہ کے ساتھ پاسیدہ ارتقی کے غالی مقامد

ظرفہ پیدا کرتے ہیں۔

سالڈو ویٹ میخفث:

ایک اور بڑا ماحولیاتی مسئلہ ملک بھر میں سالڈو ویٹ یا کچرے کی نامناسب میخفث ہے۔ کچرے اخوانے کے کوئی باقاعدہ اوقات نہیں جس کی وجہ سے کچرے والے انکشیف اس طرح بھرے ہوتے ہیں کہ آدھا کچرا ان میں سے ملک کر سرکوں، گیوں کی نیشنٹ بتا رہتا ہے۔ اس میں سے زیادہ تر کچرے کی سائیکلکاٹ ہو سکتی ہے۔ کچرے اپنے والے بڑی باقاعدگی کے ساتھ ان بگھوں پر جاتے ہیں جہاں اسے تلف کیا جاتا ہے اور کچرے کے ڈھریں گھس کر اس میں سے بکنے والی چیزوں کی ڈھونڈنے کا لئے ملکی کوئی باقاعدہ بچگیں نہیں بنائی گئیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کچرے کو کھلے میں اور شہری و دیسی علاقوں کے ارد گرد تفت کر دیا جاتا ہے۔ کچرے کے ان مقامات کی باقاعدہ حد بندی کر کے انہیں محفوظ کیں۔ بنایا گیا جس کے نتیجے میں اس سے نکلنے والے زہر میلے مادے ز منی پانی کو آلودہ کر دیتے ہیں۔

ہسپتا لوں کا فالتو مواد:

ایک اور بڑا مسئلہ، جو کوڈ-19 کی وبا کے دوران خاص طور پر اہم رہا، ہسپتا لوں کے فالتو مواد کی تھی ہے۔ ہماریاں بچھانے والے اس فالتو مواد کے حوالے سے قاتین بھی موجود ہیں اور حکومت کے منتشر شدہ انسینریٹر (incinerators) میں ان کی تفہی کے طریقے بھی۔ بچھی کھنی ہسپتاں اول یا لکنک اپسے فالتو مواد کی شہری کچرے کے ساتھ ہی تفت کر دیتے ہیں جو بلدیہ کے کارکنوں اور کچرے اپنے والوں کی جان کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔

ہسپتا لوں کا فالتو مواد جلانے سے زہری گیوں کا اخراج ہوتا ہے جو ہسپتا لوں کے آس پاس رہنے والے لوگوں کی سحت کے لئے ایک بڑا خطرہ بن سکتا ہے۔ بعض اوقات ہسپتاں اس فالتو مواد کی تفہی کے لئے شیکھیا رکھ لیتے ہیں جو انہیں وہاں سے اٹھا کرنا لوں یاد ریاں میں پھینک دیتے ہیں کرنا وائز کے پیش نظر ماحولیات کا ایک اور سلسلی ہی دن بدن زور پکر ہاپے اور وہ ہے ماک کی نامناسب تفہی جو لوگوں کی سحت کے لئے شدید خطرہ بن سکتے ہیں۔

جنگلات کا خاتمہ اور پائو ڈا بجوری کا غایبی:
پاکستان کے قرقی جنگلات کا بڑا حصہ ختم ہو گیا ہے اور اب یہ ان ممالک میں شمار ہوتا ہے جہاں جنگلات کا قبضہ سب سے کم ہے۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے نباتات کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ زیر خفاقت علاقہ جات کو شکار، جیاوزات اور آگ کی وجہ سے خطرہ لاحق ہے۔ کرناوائیز چونکہ ایک یہ جو یہاری ہے اس لئے ملک میں جنکی حیات کی تجارت سے متعلق مسائل بھی ہی تشویش کا باعث ہونے چاہئی۔ مثال کے طور پر

کھانے پکانے وغیرہ کے لئے جانوروں کا گورہ، کوکلہ یا لگوڑی جلانے سے پیدا ہونے والی فضائل آودگی آبادی کے ایک بڑے حصے کا بڑا مسئلہ ہے۔ یونکہ اس کا اخراج سخت پر شدید ضرر سال اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ میخفث کے لئے بھی بوجھ کا باعث بنتا ہے جس کی وجہ سے سالانہ اسقان خام ملکی پیداوار یا جی ڈی پی کا کافی فیہد بنتا ہے۔⁹ اس طرح کی فضائل آودگی غریب اور کمر و طبقات پر سب سے زیادہ اثرات مرتب کرتی ہے۔

آبی آودگی:
صنعتی اور بدلیا تی میوریج کا بغیر ٹریٹ کیا گیا فالتو مواد ایک طرف پاکستان میں آئی آودگی کا بڑا سبب ہے تو دسری جانب یہ ہماریاں بچھانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ متعحد ٹیکنیک سرگرمیوں میں رعنی مقامد بالخصوص نیم شہری علاقوں میں سبزیوں کی پیداوار کے لئے بغیر ٹریٹ کئے گئے فالتو پانی کے بڑھتے استعمال پر نوٹیش کا اعلان کیا جا چکا ہے۔¹⁰ رعنی مقامد کے لئے استعمال ہونے والا آکوڈہ پانی پر دوں میں گلودہ ذخیر کی بڑھوڑی کا باعث بن جاتا ہے کیمیائی کھادوں اور کیڑے مارادویات کے بے دریغ استعمال کی وجہ سے بھی ز منی پانی گلودہ ہو رہا ہے۔

کمی بھی صورت میں اس گندے پانی کی آودگی کا نمیازہ غسر بیوں کو ہی بھگلت پڑتا ہے یونکہ بھی لوگ ان آکوڈہ نالیوں، نالوں اور نہروں کے کنارے آباد ہیں۔¹¹ اسی ہی ایک مثال نالی کی ہے جو مارگلہ کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور جس نے پورے اسلام آباد کو اپنے گھرے میں لیا ہوا ہے۔ تازہ صاف پانی کا یقورتی نالوں اور پنڈی شہریں پیچے تک شہری اور صفتی فالتو مواد سے اٹے ہوئے بیوریج نالے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ حسیران کن بات تو یہ ہے کہ اسلام آباد میں ویٹ و اڑڑ میخفث پلانٹ کے ہوتے ہوئے بھی ایسا ہو رہا ہے۔

اس سے تجویز ادازہ کا یا جا سکتا ہے کہ باقی ملک میں فالتو پانی سے پیدا ہونے والی آودگی کی حالت کیا ہو گی۔ کراچی اور لاہور سبیے بڑے شہر ہوں یا چھوٹی چھوٹی شہری اور دیسی آبادیاں، اس فالتو پانی کی تفہی کا بھیں کوئی باقاعدہ نظام نہیں ہے اور فی الواقع اسے کہیں ٹیٹ نہیں کیا جا رہا۔ تیجھی یہ ہے کہ دریاؤں، دری علاقوں میں اور یہاں تک کہ ز منی پانی کا معیار بھی نمایاں مدتک گر جائے۔

سینی پیش اور حفاظان صحت:
اس ماحولیاتی مسئلے متعلق مقامی سطح پر کمی اقدامات کئے جا پکے ہیں۔ ملک میں آج بھی ڈھانی کروڑ سے زائد افراد سینی پیش سہولیات سے محروم ہیں۔¹² جہاں یہ سوتیں موجود ہیں وہاں ان کے ساتھ گددہ اپنی جمع کرنے کے لئے گھر ہے بنائے گئے ہیں جو ز منی پانی کی آودگی کا بڑا

- 9 کولیک، آن۔ دی گر (2019)۔ Spatial and temporal variations in indoor air quality in Lahore, Pakistan۔ اینٹریشن جویں آٹ اون ایڈیشن سائنس اینڈ یونیورسٹی۔ ملین اس۔ ایم کے کا لک (2011)۔ Agricultural Use of Untreated Urban Wastewater in Pakistan۔ اینٹریشن جویں آٹ اینڈ ایڈیشن روول ڈیپنٹمنٹ (1)۔ 21-26
10 غاذی، غادر، احمد، اوس (2019)۔ Political Economy of Water Pollution in Pakistan: An Overview۔ اینٹریشن ایٹل ڈیپنٹمنٹ پاکستان ایسی ٹیٹ نوٹ جو یہاں سے دستیاب ہے۔
11 غاذی، غادر، احمد، اوس (2020)۔ Managing Risks to Water and Sanitation amid COVID-19: Policy Options for Pakistan۔ اینٹریشن ایٹل ڈیپنٹمنٹ ایسی ٹیٹ نوٹ
12 شاہ، شاہزاد (2019)۔ Pakistan's Pangolins Fall Victim to Chinese Demand۔ اینٹریشن پوسٹ میڈیا نیوز
13 پیور کوک و دیگر (2017)۔ Extensive Arsenic Contamination in High pH Unconfined Aquifers in the Indus Valley۔ اینٹریشن پوسٹ میڈیا نیوز
14 ویسرو، دیگر (2019)۔ The Hindu Kush Himalaya Assessment: Mountains, Climate Change, Sustainability and People۔ اینٹریشن پوسٹ میڈیا نیوز
15 غاذی، غادر، احمد، دیگر (2017)۔ Lead in Solvent Based Paints for Home Use in Pakistan۔ اینٹریشن ایٹل ڈیپنٹمنٹ پاکستان ایسی ٹیٹ نوٹ (ایسی ٹیٹ آئی۔)۔
16 غاذی، غادر، احمد، دیگر (2019)۔ اینٹریشن پوسٹ میڈیا نیوز
https://ipen.org/sites/default/files/documents/pen-pakistan-lead-report-v1_5-en.pdf

اس ضمن میں کلیدی چیزیں رکھتے ہیں۔ ذیل میں ان پر مختصر ابجھت کی گئی ہے۔

حاسکے

ضرورت ماتی میں (شکل 1)۔

اقوام متحدہ ترقیتی ادارہ (یونیڈی پی) کے ساتھ مل کر وفاقی اور صوبائی سپورٹ یونٹ اس امن کو ملتی بنا کے لئے قائم کر دینے گئے ہیں کہ پاپیڈ ارتقی کے ان مقاصد کو ملتی ترقیتی نہجبوں کے مرکزی دھارے میں لایا جائے اور مرکزوی حیثیت کے حامل شعبوں کے لئے رقم کی فرائیں ان کی روشنی میں کی جائے۔ 2018 میں نیشنل اسنس ڈی جی فریم ورک فیچر ہائیجیا جس کے تحت پاپیڈ ارتقی کے 17 مقاصد کو ان کی ترجیحی ترتیب کے مطابق تین کینٹیگریز میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ پہلی کینٹیگری میں اسنس ڈی جی 6 اور 7 لعنتی صاف کی اور سینئنٹن اور با اخافیت اور صاف تو انائی شامل میں جگہ ماحول کی پابندیاری سے متعلق دیگر اہم اسنس ڈی جیز مثلاً موسمیات سے متعلق اقدامات ہوئے مدد اور تصرف و پیداوار زیر آب حیات اوزیر یمن حیات کے سلسلے میں پہلی کینٹگری کے مقاصد میں حاصل ہونے والی کامیابی کو اگے بڑھا جائے گا۔

مختلف قومی عملی منصوبوں اور پالیسیوں مثلاً، نیشنل انجزی لیفٹیننٹ ایکٹ 2016، "قومی آبی پالیسی" 2018 اور جامع ریکولیمیزی فریڈم ورک بی ایڈار تصرف و پیداوار پر قومی عملی منصوبہ اور مبتداوں و قابل تجسس تو اپنائی پالیسی 2019 کے نئے مسودے کو بھی ان ایس ڈی جیز کے ساتھ آہنگ بنانا یا جگہ بنا دیا جائیا ہے تاکہ انہیں ملک کی قانونی اساس میں کم کبھی احساس کے پالیسیوں کی عملی تغیری میں بڑی سونامی اور صاف سربراہی پا کستان جیسے پروگراموں کی نیکی میں دلچسپی کو ملتی ہے۔

اقوام متحده کے پانیدار ترقی نیٹ ورک¹⁸ کی ایک حالیہ ریورٹ میں

پیوس معابدے میں کئے گئے وعدے کے تحت ممالک نے اپنے قومی سطح پر طشدہ حموں (این ڈی اسی) یا ان وعدوں پر بھی گئے کام کے بازارے میں اپنے دیہت فرایم کرنا ہوتا ہے۔¹⁷ پاکستان اس وقت اپنے قومی سطح پر طشدہ حصے کو تجیی شکل دینے کے لئے کام کر رہا ہے جو روائی سال جمع کراچے گا تاہم 2015ء میں جمع کراچے کی این ڈی اسی کی بنیاد پر پاکستان 2030 تک اپنے گرین ہاؤس گیوں کے اخراج میں فیصد تک کمی کا ارادہ رکھتا ہے بشمولیہ اسے تخفیف کے اخراجات پورے کرنے کے لئے تقریباً 40 ارب ڈالر کے لگ بھگ میں الاقوامی گرانٹس دستیاب ہو جائیں۔ تازہ ترین این ڈی اسی میں غائب ہے اب تک صرف فوسل انیدھن پر کام کرنے والے بھی پلانٹس کو شامل کیا جائے گا بلکہ گزشتہ پانچ سال کے دوران قابل تجسس یونیوانی کے میں میں جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ بھی اس کا حصہ نہیں گے۔ میریہ بر آں، بیلین ڈری کمیکیں کے تحت بڑے ہوئے پر جو شکر کاری ہوئی ہے، میں الاقوامی وعدے کرتے ہوئے انہیں بھی میں نظر کھا جائے گا۔

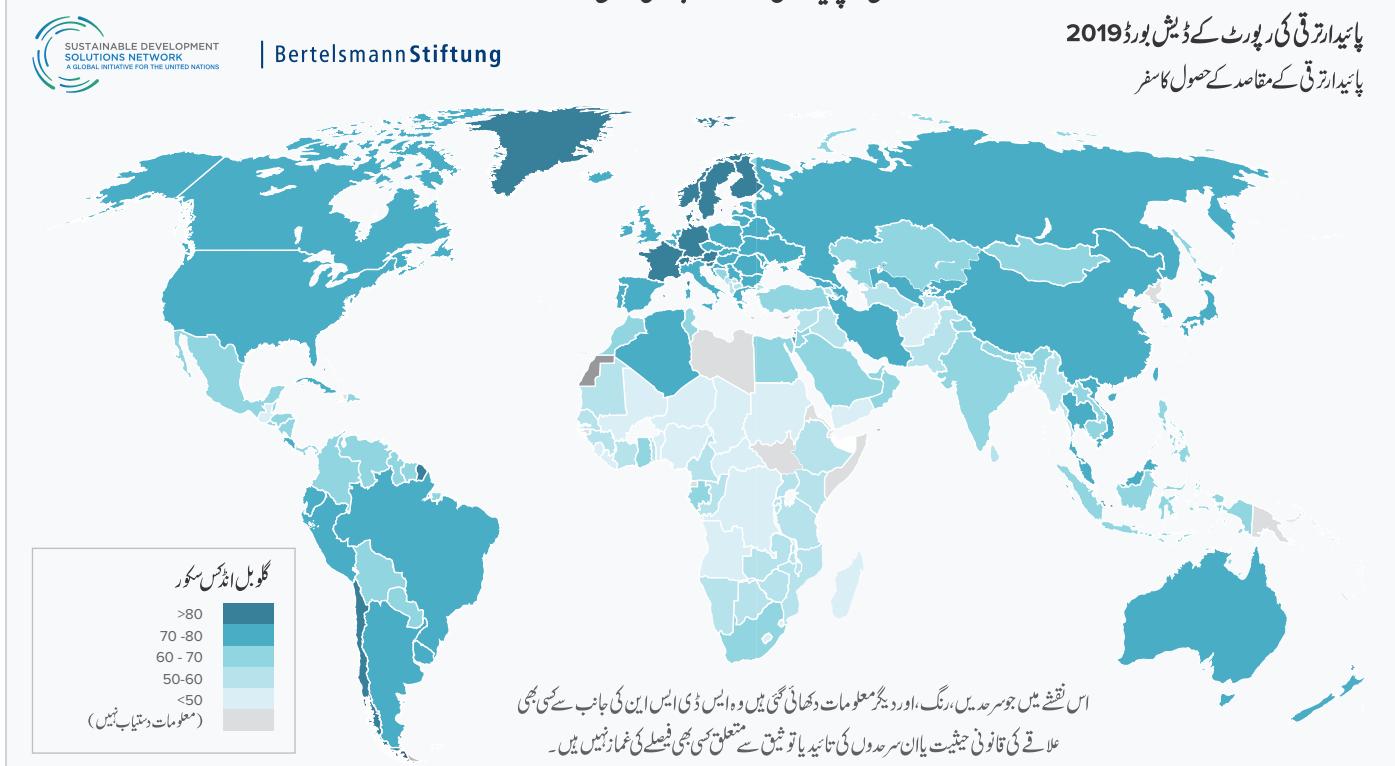
پائیداری کے عالمی مقاصد اور پاکستان:
 قوامِ محبد کے پائیداری کے عالمی مقاصد کو 2016 میں باضابطہ طور پر
 قومی ترقیاتی فریم ورک کی شکل میں اپنالیا گی اور اب سے یہ ملک کے کئی
 ترقیاتی اجتہادوں کے لئے رہنمایا صول کا کام دیتے ہیں۔ 2019 میں
 عالمی سطح پر پائیداری کے مقاصدی پیشیں پر ہونے والی رینگ میں
 پاکستان کارینک 130 رہا اور عالمی انڈس پر اس کا سکور 55.6 رہا جو
 یا ملک برائے نام ہے جس سے غائب ہوتا ہے کہ ابھی بہت کچھ کرنے کی

عاملي سطح پر کئے گئے حالیہ وعدوں کا مختصر احوال
پاکستان نے 2004ء میں یکیوٹ پروٹوکول اور 2016ء میں یہیں معاملے کی توثیق کی اور ان دونوں میں پچالازمی مقامی تجھی سے اصل بیان یکیوٹ پروٹوکول کے تحت پاکستان کے لئے لازم تھا کہ وہ 1990ء کی بائی میں گرین باڈس گیسوں کے اخراج میں 5 فیصد تک کمی لائے اور رضا کار ان طور پر اس کی پاسداری کا آپشن دیا گیا۔ پاکستان نے 2016ء میں یہیں معاملے کی توثیق کی اور یکیوٹ پروٹوکول میں دو حاکی ترمیم قبول کی۔

بیرونی معاملہ کے شکل میں تمام رکن ریاستوں نے گرین بادس گیوں کا خزانہ کم کرنے کے لئے اپنے قومی سطح پر ملٹری حصوں (این ڈی ای) پر عملدرآمد اور 2020 تک عالمی دہ جہار میں اضافے کو 2 درجے میٹھی گریڈ سے 1.5 درجے میٹھی گریڈ تک لانے پر اتفاق کیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ان فورمز پر کئے گئے غالی و عدوں کی تکمیلی تیزی بنا نے کے لئے نئے قویں متعارف کرائے جائیں گے اور پہلے سے موجود قویں پر نظر ثانی کی جائے گی۔

یک اور شرط پرس معابدے پر عملدر آمد یقینی بنانے کے نظام کی تکمیل تھی۔ 2012 میں موسمیاتی تبدیلی کی قومی پالیسی بنائی گئی اور 2014 میں وزارت موسمیاتی تبدیلی نے موسمیاتی تبدیلی پالیسی پر عملدر آمد کے فرمیں ورک پناظر خانہ کی تاکہ اسے بین الاقوامی وعدوں سے ہم آہنگ بنا لے

شکل 1: پاسند ارتقی کے مقاصد پر عالمی انڈسکس سکور، 2019



پاکس 1: موسمیاتی تبدیلی کی پالیسیاں اور منسوبے

پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کی گونزی کے سلسلے میں تین اہم ستون معلومات کا کام دیتے ہیں: قومی موسمیاتی تبدیلی پالیسی (2012)، موسمیاتی تبدیلی پالیسی پر عملدرآمد کافی یورپ (ایف آئی سی پی) (2013)، اور پاکستان موسمیاتی تبدیلی ایکٹ (2017)۔ موسمیاتی تبدیلی پالیسی کے تین مقاصد ہیں: 1) موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے ہاتھوں خطرات سے دوچار لوگوں کو تحفظ دینا، 2) اس امر کو تینی بنانا کہ پائیدار ترقی کی تجویز موسمیاتی تبدیلی سے متاثر ہو، اور 3) موسمیاتی تبدیلی پر پاکستان کے بین الاقوامی و دفعوں کو پالیسی نکل پہنچایا جائے۔¹⁹ بوری²⁰ کے طبقات پالیسی میں رعایتی پرمنیتی سوچ اپنا کی گئی ہے اور اس میں مخفی مسائل کی بھی بوری فہرست ترتیب دے دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پالیسی پر عملدرآمد کے فریم ورک میں جہاں معیار اور مرتدار پرمنیتی اپاہات کا فرقہ ان ہے وہ میں کسی ایسے ادارے کا تعین بھی نہیں کیا جائے جو ان اپاہات کی تکمیل پر جواب دے جو، جس کی وجہ سے ان چیزوں کے زوال میں ہوئے والی پیشافت کے امکانات میں شاید کا واثق پیدا ہو جاتی ہے۔

پاکستان موسمیاتی تبدیلی ایکٹ (پی سی اے) 2017 میں باز کیا گیا۔ اس میں وزیراعظم کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطح کا پالیسی ساز ادارہ قومی موسمیاتی تبدیلی کا نول (این ہی سی) نام کرنے کی تجویز میں کی گئی ہے کوئی کے ساتھ ساتھ اس ایکٹ کے تحت پاکستان موسمیاتی تبدیلی اتحادی (پی سی اے) کے نام سے ایک الگ ادارہ بھی قائم کیا گیا ہے جس کے لیے فرانشیز میں تجسس کرنا قانون سازی اور پالیسی سے متعلق حکومت کی تیاری کرنا اور مشورہ دینا اور موسمیاتی تبدیلی سے متعلق اقدامات پر عملدرآمد کرنا شامل ہے۔²¹ تاہم نکل کے بعد نول کا ایک بھی اجلاس نہیں ہوا اور موسمیاتی تبدیلی اتحادی کا نوٹیشیشن بھی انجام دیا گیا تھا۔

ہے (نیکیں شکل 2)۔ اس میں ایک طرف زور دیا گیا ہے کہ معاشری افراد کو معاشری ایشی (2) کے قدرتی مسائل کے پائیدار اور فعل استعمال کے ذریعے جی افراش کو ماحولیاتی اثرات سے الگ کیا جائے اور دوسرا جانب زیادہ پائیدار اور مصنفانہ معیشت پر بھی توہنہ کو زی کی گئی ہے۔ اسی میاں و سابق میں ہم ماحول سے متعلق پیچیدہ مسائل کے حل میں مدد دینے کے لئے سرافراش کی حکمت علیمیوں سے امید باندھ کتے ہیں۔

ایک طریقہ یہ اپنایا جاسکتا ہے کہ صنعتوں اور کاروباری اداروں سے پسیدا ہونے والی آلودگی کی مقدار کی بنیاد پر ان پر ماحولیاتی ٹیکس عائد کر دیا جائے لیکن ملک میں اس حوالے سے پالیسی اصلاحات کا فائدہ ان ہے۔ معیشت جو پہلے ہی دن بہ دن کمزور تھی، کرونا وائرس کی وبا کے باعث

کملک کے قدرتی مسائل کے پائیدار اور فعل استعمال کے ذریعے جی ڈی پی میں اس طرح افزائش پیاری کی جائے کہ ماحول کو کم سے کم نقصان پہنچے۔ سرافراش ملک میں معاشری پائیداری کے بیانیہ کو آگے بڑھانے میں بھی ہر کا کردار ادا کر سکتی ہے۔ موجودہ حکومت جہاں مخفف پر ڈرامشروع کرنے اور عالمی سیز انقلاب کی روشنی میں پالیسیاں سامنے لانے کی کوششیں کر رہی ہے وہیں ابھی بہت سا سفر طریقہ کرنا باتی ہے۔

ایک عام غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ معاشری افراد اور ماحول کی پائیداری کے درمیان ایک منفی باہمی تعلق پایا جاتا ہے۔ یوں ہی ڈی پی نے اپنی گلوبل سیٹھن اینیل ڈیپلٹمنٹ رپورٹ 2019 میں اسے مسترد کیا

اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ پاکستان تقریباً ایک دبائی جی زیادہ تر اس ڈی جی کے حصول میں بہت پیچھے نظر آتا ہے۔ جائزے میں شامل 166 ممالک میں پاکستان کاربنک 134 رہا۔ باہم رپورٹ سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان اس ڈی جی نمبر 13 کے حصول پر کامران ہے جو موسمیاتی تبدیلی سے متعلق ہے اور اس مقصود کو پاکستان نے واقعی پالیسی تکمیل نکل پہنچا دیا ہے۔

قابل تجدید یوقاہنی کے استعمال اور شجر کاری مہم پر حکومتی منصوبے ہے جہاں اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ کاربن کا نقد اخراج پر سیس کلامیٹ ایگرینٹ سے ہم آہنگ ہو، وہی طرز زندگی کو موسمیاتی تبدیلی کے مطابق ڈھانے کے لئے بہت کچھ کرنے کی شرودت ہے اور یہ وہ شعبہ ہے جس پر اس رپورٹ میں بات نہیں کی گئی۔ مزید برآں، اس ڈی جیز کے ایک دوسرے پر یہی اختصار کے پیش نظر یہ امر ناگزیر ہے کہ پاکستان ہر مرصد پر باعیضی پیشافت دھکائے موسمیاتی بحران آنے والے سالوں میں بھی ملک کو درپیش خطرات میں اضافے کا باعث بنتا ہے کا اور بہتر یہی ہو گا کہ موسمیات سے متعلق پالیسیوں اور منصوبوں پر پیشافت دھکائی جائے (دیکھیں پاکس 1)۔

پاکستان کو درپیش ماحولیاتی اور موسمیاتی بحرانوں کی شدت کے پیش نظر یہ امر ناگزیر ہے کہ پاکستان سرافراش کے ان ممکنہ طریقوں کا جائزہ لے جن کے ذریعے ان مشکل مرال کو عبور کیا جاسکے۔

پاکستان میں سرافراش: مشکلات اور ممکنات
برداشت ایک ایسی نکتہ ہے جو ماحول پر کم سے کم اثرات سرتبت کرتے ہوئے معاشری افراد کی وکالت کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے

شکل 2: پائیدار اور منصفانہ معیشیں: صلحتاً

معیشتوں کو ہم کے بہتر اور زیادہ مساویانہ معیارات پیدا کرنا ہوں گے



تقریباً تین چوتھائی ممالک میں کارکنوں کو ادا کی جانے والی آمدنی کا حصہ کم ہو گیا ہے



اوسطاء، خواتین کو آج بھی مردوں کے مقابلے میں 20 فیصد کم معاوضہ دیا جاتا ہے



20% کم اور متوسط آمدنی والے ممالک کے کارکن انہی کی یاد رمیانی غربت کی زندگی گزار رہے ہیں



معاشری افراد کو ماحولیاتی اثرات سے الگ کیا جاسکتا ہے



20+ ممالک

ایسے ہیں جنہوں نے 2000 کے بعد ایک طرف گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج کم کیا اور دوسرا اپنی میشتوں کی افراد کی

2018 میں حکومتوں کی طرف سے جمع کئے گئے کاربن پر اسٹگ ریونیوز 44 ارب ڈالر ہے جبکہ 2017 میں ان کی مالیت 33 ارب ڈالر تھی



2018

44 ارب ڈالر

کاربن پر اسٹگ ریونیوز

2017

عامی سطح پر بیانی دیہری میں کا استعمال 2060 تک تقریباً دو گناہوں کی توقع ہے



2018

167 گیگاٹن

2017

89 گیگاٹن

19۔ خری، طارق (2019)۔ Pakistan's Climate Agenda۔ بلانچور، رغدادی (میران)۔ فیصلی، کراچی۔

20۔ ایضاً

21۔ ائے (2018)۔ Climate Change Legislation in Pakistan - A Road to Nowhere۔ کوئنٹک، دی لائی۔ جو ہمارے دستیاب ہے: <http://courtingthelaw.com/2018/11/19/commentary/climate-change-legislation-in-pakistan-a-road-to-nowhere/> (29 جون 2020 کو درکھا گیا)

رسچارج پاکستان پر اجیکٹ: وفاقی وزارت موسمیاتی تبدیلی، سیالی پانی کی بہترین ممکنث اور استعمال کے ذریعے زیمنی پانی کو بحال کرنے اور پھر سے بڑھانے کے لئے ریچارج پاکستان نامی ایک پر اجیکٹ پر بھی کام کر رہی ہے۔ یہ پر اجیکٹ جیلن میں سیالاب سے منٹے کے کامیاب ماؤل کی نظم پر وضع گیا جا رہا ہے۔ گرین کلامیٹ فنڈ (بی ایف) کے تحت پاکستان موسمیاتی تبدیلی کے مقابلے کی صلاحیت کی حامل زراعت اور آبی نظمون کے ذریعے سندھ طاس میں افتکالی تبدیلیاں لانے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں شدید خطرات سے دو چار سالوں کی مقابلے کی صلاحیت بڑھانی ہے اگری اور کوتی استعداد کو مضبوط بنایا جائے گا کہ وہ طرز زندگی موسمیاتی تبدیلی کے مطابق ڈھانے میں لوگوں کی مدد کر سکے۔ پاکستان نے گرین کلامیٹ فنڈ کے تحت لیکش چیلوں سے پیدا ہونے والے سیالاب سے منٹے کے لئے 37 میلین ڈالر کے فنڈ حاصل کرنے میں اور اس سلسلے میں دریائے سندھ کے بالائی میدان والے سیالاب کے نظرات سے دو چار علاقوں پر خصوصی تو جرم کوڑی جا رہی ہے۔ گرین کلامیٹ فنڈ کے ساتھ مل کر ایک اور پروگرام نیشنل روول پورٹ پروگرام پر بھی کام کیا جا رہا ہے جو ملک میں موسمیاتی تبدیلی کی شدت میں بھی بار ما جھوں کی پائیداری اور بڑے پیمانے پر اس کے فروغ کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔

قابل تجدید تو انائی پا یںی: 2019 کی قابل تجدید یہ تو انائی پا یںی کا مقصد ملک میں 3 فیصد ضروریات کو قابل تجدید یہ تو انائی کے ذریعے اور مزید 30 فیصد کو پن بھی کے ذریعے پورا کر کر ہوئے 2030 تک تو انائی کی کمی کو پورا کرنا ہے۔ بلاشبہ یہ ملک کے لئے ایک بڑا چیلنج ہے۔ تاہم یہی ایک حقیقت ہے کہ سول پیتل اور وٹر ڈیان کی قیمتیں پر مقابله کار بھان بہت زیادہ ہے، اس لئے پاکستان کے لئے بہتر یہی ہو گا کہ وہ بدلہ از جبلہ اس شعبے میں سرمایہ کاری کرے۔ پیش کے ساتھ پاکستان کا اشتراک ملک بھی ٹیکنالوژی کی منطقی اور قابل تجدید پالنس میں معاونت کے اعتبار سے سودمند ثابت ہو سکتا ہے۔

ملک میں تو انائی کی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت بہتر ہونے سے پاکستان اس قابل ہو جائے گا کہ کوئی لئے پر چلنے والے بھی کے پالنس بند کر سکے، غاص طور پر وہ پالنس ہو زیادہ تشویش کا باعث ہیں۔ فی الواقع پاکستان شمی تو انائی سے 400 میگاوات اور وٹر ارجنی سے 1085 میگاوات بھی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو حکومت کی جانب سے کرنے کے لئے 30 فیصد ضروریات قابل تجدید یہ تو انائی سے پوری کرنے کے عموم کے تحت وٹر ارجنی سے مزید 960 میگاوات اور شمی تو انائی سے 400 میگاوات بھی کی پیداوار 2022 تک یقینی بنانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔²⁴

مین بلین ٹری سونامی: ابتدائی طور پر بلین ٹری سونامی مہم صوبہ غیر مخصوصاً میں شروع کی گئی اور

کے حصول کے لئے کچھ پروگرام وضع کئے گئے جو مختلف سڑیجھ دستاویزات مثلاً بجا ب ماحولیاتی پا یںی 2015، بجا ب مکوگ پا یںی 2017، اوپر بجا ب موسمیاتی تبدیلی پا یںی کی روشنی میں تکمیل دیئے گئے ہیں اور ان کے لئے مختلف نظام الاوقات طے کردیے گئے ہیں۔ عالمی بینک کی مالی معاونت سے اس پروگرام کا مقصود صرف اخراج، الودگی سرمایہ کاری کے فقدان وغیرہ جیسے مسائل نے منٹا ہے بلکہ متعلقہ ڈیباچ گنج کرنے اور اسے ترتیب دیئے کا کام بھی انجام دینا ہے۔ تاکہ مختلف پہلوؤں کی موثر پیمائش اور اندازج کے ذریعے ماحول سے متعلقہ نیادی معیار کا تعین کیا جاسکے۔ محکمہ تحفظ ماحولیات ان پالیسیوں پر عملدرآمد یقینی بنانے کا مدارکری محکمہ ہے جو مختلف محکموں کے ساتھ مل کر یہ کام سرا جام دیتا ہے۔²²

حکومت کی جانب سے پائیداری پر حالیہ اقدامات

صاف و سریز پاکستان: صاف و سریز پاکستان، مہم کا مقصد پاکستان کو آسودگی سے پاک بنانا اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کا تدارک کرنا ہے۔ یہ موجودہ حکومت کی طرف سے شروع کی گئی مرکزی ہم ہے جس کے تحت پاکستان میں بھی بار ما جھوں کی پائیداری اور بڑے پیمانے پر اس کے فروغ کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔

2018 میں شروع کی گئی اس ملک گیر مہم کا مقصد عام لوگوں کے روپیں میں تبدیلی لانے کے ساتھ ساتھ پانچ اہم اجزاء پر کام کرنے کے لئے ادaroں کو مضبوط بنانا ہے:

- شہر کاری
- سالداری مختتم
- حفاظتی محنت
- مکمل سینی پیش
- پیشہ کام اس پانی

شہریوں، یونیورسٹیوں، اداروں اور افراد کے درمیان صحت مندام مقابلے کو فروغ دیتے ہوئے یہ پروگرام پاکستان میں ماحولیاتی تحفظ کی استعداد کو مضبوط بنانے کے لئے عاموں کا ساتھ ملا کر تبدیلی لانے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ یہ صرف خدمات کا معيار اور پائیداری بہتر ہونے کا ایک موقع فراہم کرتا ہے بلکہ اسی ڈی جی نمبر 6 کے حصول سے متعلق قانون اسازی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اسے فروغ دیتا ہے۔

پروگرام کے تحت مختلف سرمکیوں میں مدد دی جا رہی ہے، مثلاً پاکستان لیکن گرین انڈسکس (سی جی پی آئی) جو شہر اتحادی تحریکی اور محلے کی سطح کا انڈسکس ہے جس میں ان شہروں اور محلوں کی صفائی اور بہرے کے مطابق ان کی رینگنگ کی جاتی ہے۔ گلین گرین پیچمہ نزد پروگرام ایک اور کاوش ہے جس کے ذریعے شہریوں کو صاف ارادوں پر شمولیت کی طرف مالی کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے شہروں کو صاف رکھیں، شہری سولیات کو ہتر بنائیں اور لوگوں میں ان کے حوالے سے احساس ملکیت پیدا کریں۔²³

اس میں مزید کا ڈیباچ ہو گیا ہے جس کے پیش نظر ماحولیاتی بینک سے ملکی صنعت کی مالیتی یقینیت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ترقی پر یہ اقما کو اپنے ملکی پیداواری مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے اکثر ماحولیاتی معاشرات پر سمجھوئے کرنا پڑتا ہے۔ تاہم آسودگی میں کمی لانے اور عالمی ثمرات کے میدان میں ان اقدامات کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح سبز بینادی ڈھانچے کی ترقی، جس میں اقدامات دے کر سبز کاروباری سرگرمیوں اور منڈیوں کا فروغ بھی شامل ہو، کامیاب آگے بڑھا دیجاتی نہیں دیتا۔ بخی شبیعہ، بالخصوص برآمدی مصنوعوں نے اپنی محروم و دستعداد کے اندر رہتے ہوئے صارفین کی سربراہی اور براہمگیری کی طرف سے دینے کی کوشش کی ہے جو مزید دعوت اور بزرگ کاروبار، والی بینالوچیز اپنائے کے لئے بہت پر مالی کر سکتی ہے۔ بعض حالیہ منصوبے مثلاً شمسی تو انائی سے پلنے والے موڑ سائیکل اور کش مشغوف کرانا، باڑیوں کو نیرو پُوسے یوروفائیوں کے معیارات پر اپ کریکے کرانا، اور الیکٹرک گاڑیوں کی پالیسی، یہ سب درست سمت میں مثبت اقدامات میں تو انائی کے مزید عملدرآمد اقدامات مثلاً کیمبال معاشرات وضع کرنا اور بزرگیل اگانے کا روحانی بھی تو انائی کی بہترین ممکنث یقینی بنانے میں موڑ ٹھابت ہو سکتے ہیں۔

ما جھوں کی بہتر گورننس اور سرمایہ کاری سے متعلق قانون سازی میں صوبوں کا کردار کلیدی یقینیت کا حامل ہے۔ 2010 میں انحصاریوں تریمیم کے تحت متعدد شعبے صوبوں کو منفصل ہو چکے ہیں۔ ماحولیاتی چینجوں سے منٹے کے لئے داعی ملکی اور اس اسی کی استعداد بڑھانے پر مزید سرمایہ کاری سے ان سرمکیوں کو مزید دعوت ملے گی چونکہ صوبے، تحفظ ماحولیات کے اداروں (ای پی اے) اور قانونی فریقیور کس کی شکل میں مختلف ادارے پر پہلے ہی قائم کر چکے ہیں۔ اگرچہ یہ قانونی فریم ورک موجود ہیں لیکن عملدرآمد میں کافی خلاصہ پائے جاتے ہیں مثلاً مالی معاونت کے اعتبار سے محدود آزادی دی گئی ہے۔ تاہم اسیں ان کے حل کی جانب پہلا قدم ہے۔

ماجھنگ ڈیباچ گنج کرنے والی کچھ لیبارٹریاں قرب و جوار میں بنائی گئیں لیکن یہی ضروری سامان اور مہماں سات کی کمی کا شکار ہے۔ متحفظ ماحولیات کے اداروں کے پاس ماحولیاتی اثرات کے تجزیے تیار کرنے کے لئے معموقوں وسائل نہیں ہیں۔ پر اجیکٹ کے مقامات پر ضروری دورے کئے بغیر فیصلے کر لئے جاتے ہیں جو یعنی اثرات کا باعث بن جاتے ہیں۔ مزید برآں، فیصلہ سازی کا عمل اشرافیہ کے شکنجه میں جکڑا ہوا ہے جس میں حکومت افرسان، جو ای پی اے افسران کے بس سے باہر ہیں، یا تو ای پی اے کے فضلوں پر اپنی مخفی تھوپ دیتے ہیں یا انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اسی طرح صفتیں بھی تحفظ ماحولیات کے اداروں کی حدود جانتی ہیں، اس لئے وہ بھی ان کے غذاثات کو غاطر میں نہیں لائیں۔

اس ضمن میں حکومت بجا ب نے مالی میں اپنے ماحولیاتی مقاصد

22. شعبان بنکل آئر (2019). Examining the Pakistan Climate Change Act 2017 in the Context of the Contemporary International Legal Regime. 2019). جو یہاں سے دستیاب ہے: <https://sahsoliums.edu.pk/law-journal/examining-pakistan-climate-change-act-2017-context-contemporary-international-legal>

23. Clean Green Pakistan | WaterAid Pakistan. 2020). جو یہاں سے دستیاب ہے: <https://www.wateraid.org/pk/clean-green-pakistan>

24. Dawn (2020). 2020). جو یہاں سے دستیاب ہے: <https://www.dawn.com/news/1552074>. Power generation needs to triple by year 2047.

پر منسلک کرتا ہے۔ پالیسی میں دو اور تین پہ سیوں والی گاڑیوں (موڑ سائیکلوں اور کرکٹاؤں) پر چدم کوزی بھی ہے جبکہ پہلے مرحلے میں کاروں کو شامل نہیں کیا گیا۔ اس پر مقامی آئوموبائل لابی کی طرف سے تقدیم بھی رسانے میں آئی ہے۔

اس پا لیسی کو علی جامہ پہنانے کے لئے اینٹرک کا ٹائیوں پر درآمدی
نوجوانیاں اور جز لیکس کی شرح کم کر کے صرف ایک فیصد کردی گئی
ہے جبکہ ملک کے بڑے شہروں میں ہر دس کلو میٹر کے فاصلے پر
چار بجگل شیش قائم کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں سرمایہ کا پر معاملات
دینے کے لئے چار بجگل شیشوں کے لئے بھی کے ریٹس بھی کم کئے
جائیں گے۔²⁷

امر کو تینی بنا یا جائے کے نیشنل پارکوں جگہی حیات کی پسناہ گا ہوں اور شکار گا ہوں اس تھنخی لفظی بنانے کے لئے مخفیت پلان اور قانونی معاونت موجود رہے، اور (13) اس پر گرام کو عالمی معیارات کے ساتھ جوڑنے کے لئے سات نیشنل پارکوں کو آئی یوں این کی زیر حفاظت علاقہ جات کی سبز فہرست میں رجسٹر کرایا جائے۔ اس پر گرام کے تحت عائد ہونے والی ذمہ داریاں پوری کرنے میں معاونت کے لئے نیشنل پارک سروکش شروع کی جائے گی اور تو قع ہے کہ اس سے نوجوانوں کے لئے روزگار کے باعث ہے اور مواد میں سدا ہوں گے۔

ایمکن کردار گاڑیوں کی پالیسی:
اس شاندار پالیسی کا اصل مقصد 2030 تک کل 30 فیصد گاڑیوں کو بوجی

جدول 1: مختلف مالک کے پروگرام اور پائیداری سے متعلق اقدامات

پروگرام	سال	ملک	تفصیل
ای پی اے پائیداری پروگرام	2019	امریکہ	قابل تجدید تو انائی کے شیفٹکیٹس (آرائی سی) کی خریداری کے ایک لگنی معابرے کے علاوہ، گرین پاور کے موجودہ کنٹریکٹس کے تحت ای پی اے نے مالی سال 2018 میں فراہم کی گئی گرین پاور اور آرائی سی کے 13.4 ملین کلووات لگھنے (kWh) خرید کے حوالے سال 2018 میں اس کے بجائی کے سالانہ استعمال کا 13.4 فیصد تھے اسی پی اے نے دنیا طور پر 60 فیصد فاتو مواد دیگر شعبوں میں منتقل کرنے کا بہت طے کیا ہے اور مالی سال 2018 میں ری سائیٹک اور کپونٹک کے ذریعے اس نے 60 فیصد جنوں فاتو مواد کا بہت پورا کریا اور اب مالی سال 2020 میں بھی اپنے ماحولیاتی میں بہت کے نظاموں اور اپنے ادارے کی سطح پر دیگر سرگرمیوں کے ذریعے فاتو مواد میں کمی لانے اور اسے دیگر شعبوں میں منتقل کرنے کی شرح تبدیل بڑھانے پر مسلسل کام کر رہی ہے۔ ²⁸
پانچ سالہ منصوبہ	2009	کوریا	کوریا نے 2013 سے اپنی غامکی پریا اور کافی فیصد سہرا فرانش پرمنی محیثت کو پائیدار بنانے کے لئے علوم اور تکنالوجی کے میدان میں بنیادی سرگرمیوں پر لگانے کا عہد کیا۔ اس سرمایہ کاری کے تحت بعض شاندار مقاصد رکھے گئے ہیں مثلاً:
سی ای ایس آئی ماحتوا	2016	کینیڈا	کینیڈا میں ماحولیاتی پائیداری کے اشاریوں کا بروگرام، سی ای ایس آئی، ماحولیاتی پائیداری سے متعلق اہم شعبوں مثلاً موہبیاتی تدبیلی، فضائی معیار، پانی کا معیار اور اس کی دستیابی اور فطرت کے تحفظ پر کینیڈا کی کا کردی گی پر نظر رکھنے کے لئے ڈینا اور معلومات فراہم کرتا ہے۔ ²⁹
بریٹنی ماحتوا	2018	برطانیہ	اس کے مقاصد میں صافت ہوا اور پانی، جیوانات و نباتات کی بھرپور نشوونما اور اپنے بائیوں کے لئے ملک کو زیادہ صاف اور زیادہ سربز بنانا شامل ہے۔ اس کے تحت درج ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:
پیونگ دی کامپنی	سویٹ زان	سویٹ زان	پائیداری کی قومی حکومت عملی موجودہ نسل اور آئندہ نسلوں کے درمیان برابری، معیار زندگی، سماجی پیگچتی اور عالمی مددادی پر منبہی ہے۔ اس حکومت عملی میں درمیانی اور طویل مدت کے مقاصد کے لئے اشارے نیئے وضع کر دیئے گئے ہیں۔ گرین باؤس گرمیوں کا اخراج 2020 تک 40 فیصد تک کم کیا جائے گا۔ 2050 تک 60 فیصد تو انائی قابل تجدید ڈرائیئے سے حاصل کی جائے گی جبکہ نامیاتی کاشت کاری سرگرمیوں کو کل زرعی سرگرمیوں کے 30 فیصد تک بڑھایا جائے گا۔ ³⁰

<https://tribune.com.pk/story/2254293/pakistans-protected-areas-initiative/> | پاکستان کی حفاظت شدہ علاقوں کی ایجادیت، Pakistan's Protected Area Initiative (2020) | ۲۵

مکالمہ: میرزا علی احمد، ڈیکانی، اسلامیہ کالج، پشاور
<https://tribune.com.pk/story/2254297/ev-policy-draws-criticism/> (2020)

Pakistan's National Electric Vehicle Policy: Charging towards the future | International Council on Clean Transportation

<https://theicct.org/blog/staff/pakistan-national-electric-vehicle-policy-charging-towards-future>

²⁸ اور جو انسائی نئی (2015) میں ایسی ای ایسی اے۔ یو۔ جیا سے دستیاب ہے۔ <https://www.epa.gov/greeningepa/epa-sustainability-plans> (accessed Jun. 29, 2020)

29
عاليٰ پيڪ(2020) -Korea's Global Commitment to Green Growth_www.kci.go.kr e/2012/05/09/Korea-s-Global-Commitment-to-Green-Growth:

Germany's National Sustainable Development Strategy

<https://www.bundesregierung.de/breg-en/issues/sustainability/germany-s-national-sustainable-development-strategy-354566>

پروگرام	سال	ملک	تفصیل
ناروے کا گلی مخصوصہ پانیدار ترقی کے لئے ناروے کا اعلیٰ مخصوصہ		ناروے	ناروے کے اپنی 97 فیصد بھلی قابل تجہیز رائج سے حاصل کرتا ہے اور 2020 تک حکومت کا پدف ہے کہ گرین ہاؤس گیوں کا اخراج 30 فیصد تک کم کر دی جائے گا۔ ناروے میں اس وقت جو نئی کار میں فروخت ہو رہی ہیں ان میں سے ایک تباہی مکمل طور پر الیکٹرک ہیں یا پھر ”پلگ ان ہاسبرڈ“ ناروے کی مارکیٹ میں الیکٹرک کاروں کا حصہ 30 فیصد ہے جو دنیا میں سب سے زیاد ہے۔ ہفت یہ ہے کہ 2025 تک ناروے میں فروخت ہونے والی تمام نئی کاریں ہاؤس اینڈ گن سے پاک ہوں گی۔ ناروے کا دارالحکومت ایک ماحول دوست شہر ہے جہاں بہتری زندگی، بہتر رائج انتقال و حرکت، بہتر جدت، اور بہر زمانہ کا مکام کیا جا رہا ہے۔ ³¹
پانیدار سنگاپور	2016	آئرلینڈ	حکومت اس سلسلے میں 2030 تک درج ذیل مقاصد کے حصول پر کام کر رہی ہے: • سکافی رائے بزرگ میں 178 فیصد اضافہ۔ • بزم مقامات میں 32 فیصد اضافہ۔ • سائیکل کے لئے مخصوص راستوں میں 97 فیصد اضافہ۔ • بزم مدارات میں 49 فیصد اضافہ۔ اس کے علاوہ فضائی معیار کے انہیں میں 50 سے 75 فیصد تک کمی لانے کا پدف مقرر کیا گیا ہے۔ ³²
ایکجہڈا 2030		آئرلینڈ	منصوبے کے تحت آئرلینڈ کی پیڈی اواری صلاحیت میں 2030 تک 40 فیصد تک بہتری لائی جائے گی۔ اس سے صارفین کو اپنے اخراجات بہتر طور پر چلانے میں مدد ملے گی۔ آئرلینڈ میں گرین ہاؤس گیوں کے اخراج میں کمی آئے گی اور ملک کی مسابقی حیثیت بہتر ہو گی۔ یہ سرگرمیاں آئرلینڈ کو 2030 تک ظرفناک اخراج میں کمی کا پدف حاصل کرنے میں نمایاں کردار ادا کریں گی۔ ³³

ماحولیاتی اداروں کی خود مختاری اور استعداد میں بہتری:
پاکستان میں تحفظ ماحولیاتی اداروں کی بھی ادارہ آزادی میں ہے بلکہ یہ سب یورو کریمی کے وضع تڑھاپنے کا حصہ ہے۔ کمی بھی ایسے ادارے کا ڈائریکٹر جرzel اگر کچھ تو سینٹر افسر ہوتا ہے لیکن پھر بھی وہ انتظامی قیادت کا ماتحت ہوتا ہے۔ کچھ تو یہ ہے کہ تحفظ ماحولیات کے یاد ادارے یا اسی، یورو کریکٹ اور بھی نویت کے مخصوص مفادات کے شکنجی میں ہیں۔ تحفظ ماحولیات کے آزاد ادارے کی موجودی بھی بہتر ضروری ہے جسے اس جیشیت میں پیچا دھانا شکل ہو گا۔

حکومت کو ماحولیاتی ادارے سے منفعت کے لئے ماحولیاتی اداروں کی جیشیت و انسانی استعداد کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، تحفظ ماحولیات کے اداروں اور گھوکسوں کو باقاعدہ بنیاد پر فنڈنگ کے مناسب ذرائع تک رسائی دینا بھی ضروری ہے۔

سامیجی شعبجی کاروباری سرگرمیوں کا فروغ:
حال یہ میں پاکستان کو ان بہترین مالک میں 14 وال رینک دیا گیا ہے جہاں سامیجی شعبجی میں کاروبار کا تہائی ساز کارہے۔³⁴ پاکستان کو دریش ماحولیاتی و مومیانی پیچلوں کے پیش نظر سامیجی شعبجی میں کاروبار کرنے کے خواہشمندوں کے لئے شاندار موقع موجود ہیں کہ وہ نہ صرف سینیٹشن اور رخانہ سحت سے متعلق پروگراموں کا ملکہ ویسٹ مینجنمنٹ اور مومیانی پیشی میں کاروبار کی ایجاد کرنے کے لئے ملکہ ویسٹ کی ملکیت اور جنگل کی ملکیت کا ختم کرنے کے لئے ملکہ ویسٹ کی ملکیت کے مقابلے میں بھی اپنی قوت آزمائیں۔ اس بیان میں حکومت ایک اچھا کام یہ کر سکتی ہے کہ کاروباری افراد کو ماحولیاتی پیچلوں پر سوچ بچپار کی

تاہم ان مشکلات کے ساتھ حکومت کے لئے ایک موقع بھی پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی بھکر تعلیموں پر نظر ثانی کرے اور موجودہ منصوبوں کو پانیداری سے متعلق مقاصد سے ہم آہنگ بنانے کے لئے بہتر بنائے۔ مسائل کا خواہ بعض شعبوں کی اصلاح کے لئے حکومت نے پہلے ہی اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ تاہم درج ذیل اقدامات سے انہیں مزید منصبوط بنانے اور جوابی اقدام کو زیادہ زور دار بنانے میں مدد ملے گی۔

قدرتی سرمایہ کے شمارک پالیسی سازی اور سرمایہ کاری کی سرگرمیوں میں جیشیت کیا جائے:
تیری معماں ترقی کے باخنوں ماحولیاتی اخلاقیات کے جواب میں پاکستان کو اپنے قدرتی سرمایہ کے تحفظ و بحالی پر بھاری سرمایہ کاری کرنا ہو گی اور اس سلسلے میں حکومتی قیادت اور ملکی تعالوان سے ”ایکوپے منٹ گیوں“ (Eco-Payment Schemes) پر عملدرآمد کرنا ہو گا۔ ملک بھر میں جنگلات اور سہہ کاربن کو اس حد تک کم کر سکتے ہیں کہ اس سے نہ صرف موسمیاتی تبدیلی پر نایاب اثرات مرتب ہوں گے بلکہ کاربن مارکیٹ پر بھی اثر پڑے۔ کاشنگ کاری کے ذریعے درختوں اور پودوں میں اضافے جنگلات کے غاثمہ کے اس دیرینہ بڑھتے رہنے کو ختم کرنے میں بھی ایک اہم سنگ میں ثابت ہو گا جس کی وجہ سے دیکی علاقوں میں غربت ایک جنگ میں ایسا ہے اور بتاکن آئندھیوں اور طوفانوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ غام ملکی پیداوار یا جیڈی میں ایسی ای پی (غام ماحولیاتی پیداوار) کے تصور کو ماحولیاتی لامعاً سے حساس شعبوں میں سرمایہ کاری بڑھانے کے حکومتی منصوبے کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔

یہ کچھ عمده کاوش اور پروگرام میں جو حاليہ عرصے کے دوران پاکستان نے ماحولیات کے شعبجی میں شروع کئے ہیں۔ اس ایجمنٹ کے تحت مصرف گزشتہ طور میں زیر بحث لائے گئے ماحول کے مسائل پر کام کیا جائے۔ ہالکہ ماحول کی پانیداری نہ ہونے کے باعث پیدا ہونے والے سماجی انصاف کے مسائل کو دور کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

علمی مثالیں

دنیا بھر کی مختلف اقماں اپنے ماحول کو پانیدار بنانے کے لئے مختلف اقدامات کا آغاز کر چکی ہیں۔ جدول 1 میں اس طرح کی بعض اہم کاؤشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جنہیں سامنے رکھتے ہوئے پاکستان بھی اپنے ہاں ماحولیات کے مبنیوں مقصود وضع کر سکتا ہے اور ماحولیاتی اقدامات کو ملک کے ترقیاتی مقاصد کے ہم پردازے کے لئے لاجعل مرتب کر سکتا ہے۔

آخرنہ لاجعل عمل

پاکستان اس وقت ماحولیاتی بحرانوں کی زدیں ہے۔ پانی کی بڑھتی آکوڈی ہو یا پینے کے صاف پانی میں تیزی سے آتی ہوئی کمی، کچھے اور فالتوں صحتی مواد کی ناقص اور نامناسب میجنٹ ہو یا افسانی آکوڈی، بالائیڈ ایوریٹی کا ضیار ہو یا جنگلات کا غاثمہ یا پھر کمیکلر کی ناقص میجنٹ یہ بے مسائل قوم کے مستقبل کو تاریک بنا تے دھکائی دیتے ہیں تاوقتی کہ صورتحال کے ازالہ کے لئے فوری اقدامات نہ کئے جائیں۔ ان خطرات کو مزید بالا رکھتا ہے دنیا کو دریش ماحولیات کا سب سے بڑا مسئلہ بیعنی مومیانی تبدیلی۔

31. نی آئی پیس کوکل۔ جو یہاں سے دستیاب ہے۔ <https://www.bi.edu/content/winter-is-coming/on-the-front-line-for-a-sustainable-future/>

32. ایل ایچ ایل مونک۔

33. آئرلینڈ کا مسماں امور، رہنمائی و حکومت پانیدار ترقی کے مقاصد پر مدلہ آمری پورٹ۔ 2018

34. ایک ایم ٹوٹن۔ رنی، ایلیز، یونیٹز۔ 2019) (2019) Youth, women drive spur social business growth in Pakistan - global poll - idUSKBN1X11LU

<https://www.reuters.com/article/us-entrepreneurs-poll-pakistan-exclusive/exclusive-youth-women-drive-spur-social-business-growth-in-pakistan-global-poll-idUSKBN1X11LU>

طرف مائل کرنے کے لئے ملک میں "میشن انکیو بیشن سن" قائم کرنے میں مدد دے۔

پائیداری میں صنعی شبجہ کا قائد ادا کردار:

بڑا شعبہ ہے اور گام ملکی پیداوار میں اس کا حصہ ترقی پا ایک چوتھائی ہے۔ یہ شعبہ پاکستان میں پانی کا بھی سب سے بڑا صارت ہے اور ملک میں موجود کل پانی 93 فیصد استعمال کر رہا ہے۔ شبہ زراعت کی سمت افراد کے ساتھ ساتھ بخوبی بڑھتی آبادی مقبل میں ڈنائی سلامتی کے لئے خطرے کا نشان ہے۔ پانی کے باہمیت انتظام کی حوصلہ افزائی، پانی کے بے خلا انتظام والی فضلوں مخلائے اور چاول کی جگہ منتخب علاقوں میں پانی کے عدمہ استعمال والی نقد آور فضلوں کی کاشت، زمینی پانی کی نقشہ بندی پانی کے شمار اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کو جدید خطوط پر استوار کرنا، سب مذہی اصلاحات اور کاشت کاری کے بہتر طریقے، بعض ایسے اقدامات میں جنہیں پائیداری زراعت کی کمی بھی پالیسی میں سرفہرست ہونا چاہئے۔³⁷

مائلیاں گورنمنٹ اور ڈیکھنائیزشن کا کردار: ڈیکھنائیزشن کی بدلت معاملوں میں انقلابی تبدیلیاں آری میں اور ای ہمیت حسر و سر، رو بُکس یا کم اخراج والے طریقوں کی بدلت افساد، ادارے اور اقسام اسکی ڈی جیزی کی روشنی میں کروز یادہ پائیدار بنانے میں اپنا کرداد ادا کر رہے ہیں۔ ڈیکھنائیزشن یگ ڈیٹا، پر چلنے والے پیٹ فارمز کے ذریعے پائیداری بڑھانے میں مدد دے سکتی

شبہ زراعت کی ترجیحات کا از سرنو تعلیم:

پاکستان میں شبہ زراعت ملک میں روزگار فراہم کرنے والا سب سے

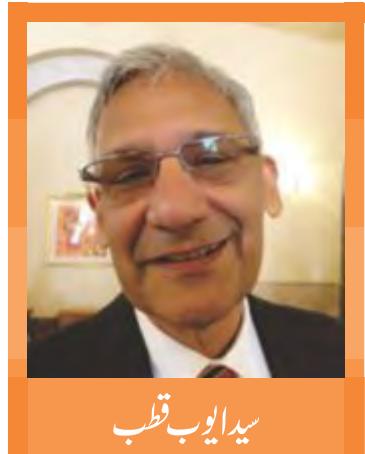


35 - ٹیوبن ایچ پیس (2020) - جو یہاں سے دیتا ہے: [https://tribune.com.pk/story/2252576/pakistans-ev-plan-leaves-cars-in-slow-lane_\(2020\)](https://tribune.com.pk/story/2252576/pakistans-ev-plan-leaves-cars-in-slow-lane_(2020).)

36 - ڈی نیز (2020) - OMCs refuse to import Euro-V fuel - جو یہاں سے دیتا ہے: <https://www.thenews.com.pk/print/684259-omcs-refuse-to-import-euro-v-fuel>

37 - علی ہیک - پاکستان@100: Shaping the Future - جو یہاں سے دیتا ہے: <https://www.worldbank.org/en/region/sar/publication/pakistan100-shaping-the-future>

ماحول کی پائیداری کا سفر



سید ایوب قطب

ایگر یکٹوڑا از کیخ

پاکستان ائمی ٹیوٹ فارانہزمٹ -ڈیلپمٹ ایکشن ریسرچ (پائیدار)

اہم سنگ میل

ساختہ کی دبائی میں ماحولیات سے متعلق بڑھتی سرگرمیوں کے جواب میں بعض حکومتوں نے اپنی سرحدوں پر ماحول صاف رکھنے کے لئے قانونی تائید کے اقدامات کا آغاز کیا۔ اس کی دبائی کے ادائیگی میں مادی غصہ کم ہو، یہ کمی کے بوقول پائیداری کی فیصلہ سازی میں اقتداری اور ماحولیاتی پیلوں کو ختم کرنا لازم ہے۔ پائیداری کے لئے فیصلوں کے اقدامات پر وسیع تر مددار یوں کافاناگہ ضروری ہے۔ یقانوں اور ارادہ جاتی فرمیوں کی کو اس طرح تبدیل کرنے کا تلاش کرتی ہے جس میں سب کامفاذ ہو۔

یہاں اس کے بھرپور مشارکتی عمل یا پھر کمیش کے آغاز پر دلائے گائے ہے۔ اس کی بھرپور تشبیہ کے باعث ہر طرف سے یہ تقاضے آغاز کر دیا جائے۔ ستمبر کے ایک سانہ دن نے یہ اعتراض کیا کہ پائیداری کی مرکزی سوچ میں نمایاں کمروں یا اس میں مغلاظہ بست کے مسائل اور ماحولیاتی انجامات کو پوری طرح نہیں سمجھا گیا۔ اقتداری افراد کے کدار اور پائیداری اور شمولیت کے تصورات کے بارے میں الجھاؤ پایا جاتا ہے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ یہ کمروں یا اس میں الاقوامی تجارت، زراعت اور جگلات کے شعبوں کے لئے پالیسی سازی میں تفاوتات کا باعث بن سکتی ہیں¹۔ بدیع معینشون کو سبزیابی پہنانے کے لئے پالیسی اقدامات پر کام کرنے والے عملی سوچ کے مامل کی مابرین اقدامیات کا کہنا تھا کہ سب سے پہلے پالیسی کے طور پر منبوط اور کروپر پائیداری میں سے کسی ایک کا اختباں ناگزیر ہے۔² یعنی اٹھنی اور اٹھنے کے مسائل اور مکمل ایک دوسرا کے مقابل کے طور پر لینے کی اجازت ہو گئی اور کلے ظاموں مغلاظہ خلوں اور ممالک کے لئے مالی پائیداری کے مضرات میں کس حد تک لمحکدار سوچ کی اجازت ہو گئی۔ ترقیاتی معاشریات کے سرکردہ مابرین کا کہنا تھا کہ کمیش نے اس پہلے مناسب حد تک بات نہیں کی کہ آج کنسل میں بر ابری پیدا کرنے کے بعد میں آج کنسل اور آنے والی نسلوں کے درمیان بر ابری کے حوالے سے کیا کریں گے۔³ محبوب الحنف نے پائیدار انسانی جیشیت سے ہماری اپنی استعداد سے بھی کہیں آگے بخل پکے ہیں۔

ترقی کی بات کر دی جس میں خود محترمی، پیداواری صلاحیت، بر ابری اور آخر میں پائیداری پر سلسلہ اور سماں یا کاری کی باری آتی ہے۔⁴

اہم یوں این کی جانب سے کیسٹرنگ فارڈی ارجمند (سی ایف ای) ای، 1991) کے ذریعے ان اخلاقی اقدار کو جاگری کیا جائے گی۔ اس میں پتختہ بجا اور پائیدار نہیں کی جگہ کو آگے بڑھنا چاہئے سی ایف ای کے مطابق ”اخلاقی پیلوں نے اہم ہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں، اس کا انعام اس پر ہے کہ وہ کس پر یقین رکھتے ہیں۔“ اس میں مفہوم مذاہب کے ساتھ ساتھ کلکار گروپوں سے بھی وسیع تر حمایت کی اپیل کی جگہ کو وہ فطرت کے احترام اور گلہدشت کے سلسلے میں اگرے افسادی اور سماجی بند باتوں کے ساتھ ملا جائیں۔ سی ایف ای کے بیانیہ میں کسی رکھنے صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اس میں کاروباری گروپوں سے اس بناء پر مدد مانگی جگی ہے کہ کسی فریں تسلیم کرچکی ہیں کہ ماہول کا خیال رکھنا کاروبار کے لئے اچھا ہے، لیکن ساختہ ایک اور یہ کہ اس میں یہ کمیں کیا جائیں کہ ”بالائی آمدنی والے ممالک میں اشتہاری اور قسری سرگرمیوں کے ذریعے عوامی روپوں پر انتہائی زوردار اثرات دکھانے کی جو جگہ کو شیشیں کی جگہ ہیں وہ ضرورت سے زیادہ تصرف اور ضیاع کو فردوغ دیتی ہیں۔“ سی ایف ای ای میں تبدیلی کے مرکزی ہتھیار کے طور پر تعلیم پر انعام رکھنا چاہیا ہے لیکن روپوں یا اس میں مغلاظہ بست کے مسائل اور ماحولیاتی انجامات کو پوری طرح نہیں سمجھا گیا۔ اقتداری افراد کے کدار اور پائیداری اور شمولیت کے تصورات کے بارے میں الجھاؤ پایا جاتا ہے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ کمروں یا اس میں الاقوامی تجارت، زراعت اور جگلات کے شعبوں کے لئے پالیسی سازی میں تفاوتات کا باعث بن سکتی ہیں¹۔ بدیع معینشون کو سبزیابی پہنانے کے لئے پالیسی اقدامات پر کام کرنے والے عملی سوچ کے مامل کی مابرین اقدامیات کا کہنا تھا کہ سب سے پہلے پالیسی کے طور پر منبوط اور کروپر پائیداری میں سے کسی ایک کا اختباں ناگزیر ہے۔² یعنی اٹھنی اور اٹھنے کے مسائل اور مکمل ایک دوسرا کے مقابل کے طور پر لینے کی اجازت ہو گئی اور کلے ظاموں مغلاظہ خلوں اور ممالک کے لئے مالی پائیداری کے مضرات میں کس حد تک لمحکدار سوچ کی اجازت ہو گئی۔ ترقیاتی معاشریات کے سرکردہ مابرین کا کہنا تھا کہ کمیش نے اس پہلے مناسب حد تک بات نہیں کی کہ آج کنسل میں بر ابری پیدا کرنے کے بعد میں آج کنسل اور آنے والی نسلوں کے درمیان بر ابری کے حوالے سے کیا کریں گے۔³ محبوب الحنف نے پائیدار انسانی

بر ابری کے شہر، ریو میں منعقد ہونے والی ماحولیات و ترقی پر اقوام متحده کا نظری (یوینس ای ڈی 1992) اس موضوع پر صحیح معنوں میں پہلی عالمی مشاورت تھی۔ اس کے نتیجے میں پائیدار ترقی پر ایجمنڈ 2011ء میں آیا

1. لیلے، چینگچانہ نادر (1991). Sustainable development: A critical review. 2. ڈی ڈبلیو پیس، و مکانیا ایلی، و بیجنی، رائے ورڈ (1989).

3. سدھر آنند اور جیا میں۔ 4. جو پوب ایچ (1995). Reflections on Human Development. 5. ہان میں، نیویارک: نیویارک پرنٹرینگ پرنسپلز۔ آئی ایس بی این: 3-1791-07456-0.

6. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 6(19)، صفحات 621-607. 7. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 28، شمارہ 12، 2000ء۔ 8. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 19، 2029-2049، صفحہ 38995۔ 9. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1987ء۔ 10. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔

10. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 11. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 12. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 13. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 14. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 15. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 16. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 17. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 18. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 19. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 20. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 21. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 22. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 23. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 24. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 25. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 26. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 27. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 28. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 29. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 30. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 31. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 32. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 33. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 34. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 35. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 36. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 37. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 38. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 39. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 40. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 41. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 42. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 43. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 44. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 45. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 46. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 47. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 48. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 49. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 50. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 51. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 52. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 53. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 54. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 55. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 56. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 57. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 58. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 59. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 60. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 61. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 62. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 63. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 64. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 65. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 66. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 67. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 68. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 69. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 70. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 71. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 72. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 73. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 74. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 75. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 76. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 77. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 78. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 79. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 80. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 81. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 82. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 83. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 84. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 85. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 86. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 87. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 88. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 89. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 90. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 91. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 92. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 93. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 94. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 95. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 96. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 97. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 98. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 99. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 100. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 101. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 102. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 103. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 104. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 105. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 106. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 107. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 108. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 109. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 110. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 111. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 112. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 113. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 114. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 115. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 116. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 117. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 118. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 119. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 120. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 121. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 122. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 123. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 124. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 125. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 126. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 127. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 128. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 129. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 130. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 131. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 132. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 133. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 134. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 135. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 136. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 137. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 138. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 139. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 140. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 141. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 142. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 143. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 144. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 145. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 146. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 147. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 148. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 149. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 150. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 151. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 152. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 153. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 154. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 155. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 156. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 157. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 158. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 159. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 160. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 161. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 162. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 163. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 164. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 165. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 166. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 167. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 168. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 169. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 170. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 171. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 172. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 173. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 174. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 175. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 176. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 177. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 178. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 179. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 180. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 181. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 182. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 183. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 184. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 185. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 186. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 187. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 188. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 189. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 190. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 191. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 192. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 193. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 194. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 195. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 196. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 197. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 198. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 199. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 200. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 201. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 202. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 203. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 204. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 205. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 206. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 207. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 208. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 209. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 210. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 211. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 212. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 213. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 214. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 215. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 216. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 217. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 218. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 219. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 220. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 221. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 222. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 223. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 224. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 225. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 226. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 227. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 228. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 229. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 230. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 231. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 232. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 233. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 234. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 235. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 236. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 237. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 238. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 239. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 240. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 241. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 242. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1، 1989ء۔ 243. ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو، جلد 1

پاکس 1: ماحولیاتی پائیداری کو در پیش خطرات پر مشہور اقوال



کو اپنے منصوبے نہ صرف اپنی مخصوص ضروریات بلکہ دوسروں کی ضروریات کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے وضع کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ پیس معابدے پر سب سے زیادہ تقدیر اس حوالے سے کی جاتی ہے کہ اس رغماً کارہ سوچ سے کہ گین باوس گیسوں کے اخراج میں بحیثیتِ مجموعی مطلوب کی نہیں آتے گی۔

موسیاقی تبدیلی پر بننے الگومی پیسین (آئی پی یی) کی 2019 کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عالمی حدت کو 1.5 درجے سینی گریڈ تک محدود کرنے کے لئے معاشرے کے تمام پہلوؤں میں تیز، بے مثال اور دور رسویت کی تبدیلیوں کی ضرورت ہوگی۔⁶ عالمی حدت کو 2 درجے سینی گریڈ کے لئے غلط خواہ وقت میں جائے تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جا سکے کہ غذائی پیاوے کے لئے کوئی خطر پیدا نہ ہو اور اقتداری ترقی پائیدار انداز میں آگے بڑھ سکے۔ 2015 میں مذاکرات اور وقق و قفع سے ہونے والی پیشہ فتنت کی دوہیں بعد پیرس معابدے کے منظوری دی گئی ہو 2020 سے آگے اخراج میں کمی سرگرمیوں کو کنٹرول کرے گا جس کے لئے مالکِ قومی سطح پر طے شدہ ہے (این ڈنی ایسی) متعلق اپنے وعدوں پر عمل کریں گے اور جس کا مقصد عالمی حدت کو 2 درجے سینی گریڈ سے پنج محدود کرنا اور اس اخراج کو 1.5 درجے سینی گریڈ تک محدود کرنے کی کوششوں کو آگے بڑھانا ہے۔ تمام مالک کو اپنے این ڈنی ایسی جمع کرنا ہوں گے حالانکہ اس سے پہلے کبھی پروپرتوکول کے تحت صرف ترقی یافتہ مالک پر اخراج میں کمی کی شرائط عائدی گی تھیں۔ مالک کو اس بات کی آزادی دے دی گئی ہے کہ وہ موسیاقی تبدیلی کی شدت میں کمی اور طرزِ زندگی اس کے مطابق ڈھانے کے منصوبوں کو اپنے ملکی حالات کے مطابق وضع کریں۔ مالک نے جو اقدامات کرتا ہے اس بالخصوص ان کے حوالے سے اس پچھلہ اسوچ کی بدلت ترقی پذیر مالک

جن میں اس ملکے کو 40 ابواب میں تقسیم کیا گیا۔ ایکجذہ 21، میں شامل ہاتھوں پر مزید غور و خوض کے لئے لیکش برائے پاسیدا رتھی (سی ایس ڈی) تکمیل دیا گیا جس کا جلاس تقریباً دو دہائیوں تک ہر سال یویاک میں اقوام متحده کے صدر دفتر میں منعقد ہوتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ ہر حصے تک برقرار رہنے والی دو دستاویز است جو، روپی میں دخنکوں کے لئے لکھوئی گئیں نہ موسیاقی تبدیلی پر اقوام متحده کا فریبہ درک نہوش (یا ان ایسی سی ای) اور نہوش آن بائیو ایمورٹی (سی بی ڈی) میں جن کے فریقوں کی کانفرنس ایجمنی تکام کر رہی ہے۔ ایکجذہ 21 سے ہی سامنے آنے والا "صحاذ" کے پھیلاو سے ملنے کا نہوش ایجمنی تکام کر رہا ہے۔

یو این ایف سی ایسی کا مقصود فضاء میں گرین باؤس گیسوں کے انتکاڑ کو اس سطح پر متحکم بنانا ہے جہاں آب و ہوا کے نظام میں خطرناک انسانی مداخلت کی روک تھام ہو سکے۔ نہوش کے آرٹیکل نمبر 2 میں کہا گیا ہے کہ اس مقصود کو ایک ایسے نظام الاوقات کے اندر رہتے ہوئے حاصل کیا جائے جس میں ماحولیاتی نظاموں کو قدرتی طور پر موسیاقی تبدیلی کے

بڑے مسائل پر ہر طرح کے نقطہ ہائے نظر حاصل کرنے کے لئے بھروسہ مشاورت ناگزیر ہوتی ہے لیکن پھر بھی تباہ گو چند مرکوز موضوعات کے گرد مظہم انداز میں ترتیب دیا ضروری ہوتا ہے۔ ظاہر ہے آپ بیکار وقت گاڑی میں سے دھکائی دیتے والے تمام مناظر پر نظر نہیں رکھ سکتے! میرے خیال میں ایجمنڈ 21، کے 40 اباؤں، یکش براۓ پائیدار ترقی کی ناکامی کا حل بدب بنتے۔ مجھے شہبہ ہے کہ 17 ایک ڈی جیزو باہم ختم کرنے میں بھی اسی طرح کے مسائل پیش آئیں گے۔

آئی پی سی کے درکنگ گروپ انتہائی ماہر سائنس انوں اور سماجی ماہرین کو بیکارتے ہیں لیکن ان کی سرگرمیوں میں آنے والی دہائیوں کو آئے والی صدیوں پر ترجیح دی جاتی ہے یعنی وہ فوری کوپائیدار اپری ترجیح دیتے ہیں۔ تاریخ کی ندرستے والی اہمیتی لیٹیٹ میں آکر زیریں جسزیہ ریاستیں اور ڈینا۔ 2100 کے بجائے 2200 میں ڈوب گئے تو اس سے کیا فرق پڑے گا؟ ہندوکش اور ہمالیہ کے گلیشور پہگنے سے اٹھنے والے طوفانی بیلا بول کی وجہ سے طویل خشک سالی کا دور پل نکال تو کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ تیرا قطب 2205 میں ڈوبتا ہے یا 2305 میں؟

حاصل بحث

پائیداری پر روایتی سوچ ماحول کے بارے میں ایک اہم پالیسی مسئلے کے طور پر یادگاری نظام کے اہم کرداروں کے بارے میں بات چیت کی رائیں مہیا کرتی ہے۔ یہ اس نظام میں کسی بنیادی تہذیبی کی ضرورت کی بات نہیں کرتی۔ یہ سوچ پائیداری کی پھوٹی پھوٹی صنعت کا ثمرہ ہے۔ اس میں ایک کیطرفہ رحمان ہے جس میں شریودھرات لائق ہیں۔ حقیقتی ماحولیاتی پائیداری کے الگ مرحلے کی باب قدم بڑھانا انتہائی اہم ہے۔

پائیدار ترقی کے ایک اداہ جاتی فریم ورک کو موضوع بحث بنا یا گیا۔ اس میں سات ترقی گی شعبوں کا تعین کیا گیا ہے: باوقار ملاد میں تو انہی پائیدار شہر، غذا ای سلامتی و پائیدار از راعت، پانی، ہمدرد اور آفات کی تیاری۔ اونچے درکنگ گروپوں میں باہمی میل جوں اور اقوام متحده کے اداروں سے میت اس شعبے کے مامبوں کے درمیان اس موقع پر بحث بحث کے بعد انہیں پائیدار ترقی کے 17 ممالی مقاصد کی تکلیف میں پھیلادیا گیا۔

شہروں کو دورس تبدیلیوں کا سفر تیزی سے ملے کرنا ہوگا۔ انہوں نے دبہ سے کاربن ڈائی اسکائیڈ کے نقد عالمی اخراج میں 2010 کی سطح کی مقابلہ میں 2030 تک تقریباً 45 فیصد کی لانا ہوگی اور 2050 کے دونوں میں اسے سفر تک لانا ہوگا۔ تاہم پورٹ میں طویل مدتی اڑاث کی ثابت میں کمی لانے کے لئے کاربن کی قوتی، (Sequestration) کو زیر غور نہیں لایا گیا۔

بحث میں تکمیل سب سے اہم ہوتی ہے ماحول کی پائیداری ہمارے دور کے سب سے بڑے مسائل میں سے ایک ہے۔ تاہم اس کی تکمیل جس انداز میں کی جاتی ہے، اس سے دور تک اثر رکھنے والے مختلف یکطرفہ رحمانات پسیدا ہوتے ہیں۔⁸ حالیہ دہائیوں کے دروان ماحول کی پائیداری اور پائیدار ترقی سے متعلق مواد میں جو نفع ہائے نظر سامنے آئے ہیں وہ دو رنک اثر رکھنے والے مظہم اور ٹیکم کی طرفہ رحمانات کو ختم دیتے ہیں۔ اس کی مثال کارکے مختلف حصوں سے دھکائی دیتے والے مختلف مناظر جیسی ہے۔ پچھلی طرف کی دہائیوں سے آپ کو پہنچنے کا منظہر دھکائی دیتا ہے اور سامنے والی دہائیوں سے آگے گا۔ جبکہ اطراف کی بھرپوریوں سے آپ کو اور گرد کے مختلف شعبے اور موضوعات نظر آتے ہیں۔ کارکے شیشوں کا معاملہ مجھ پر یا ہوتا ہے کہ ان میں دھکائی دیتے والے مناظر میں آپ فالصلوں کا صحیح اندازہ نہیں یا پاتے۔

یو این سی ایچ ای نے اپنے 1972 کے اعلامیہ میں ماحول کے تحفظ اور ترقی کے مقاصد، دونوں کا اعلان کیا لیکن اس میں ایسا کوئی فریم ورک نہیں دیا گی جو ماحول اور ترقی کے درمیان تعلق دو سمجھنے میں مدد دے۔ ڈبلیوی اسی نے اپنے عنوان میں پائیدار ترقی کا کہ کیا لیکن اس کے بعد اسے آخری بکشن میں بگردی۔ ڈبلیوی ای ڈی کے نے دونوں نقطہ ہائے نظر کو لے کر انہیں آپس میں ختم کرنے کی کوشش کی۔ برٹ لینڈ لیکشن اس میں کسی حد تک کامیاب رہا۔ بھی بحث طلب ہے۔

”کتوش آن بائیو جیکل ڈیجورٹی“ (سی بی ڈی) ”جیاتی تنواع کے تحفظ و بچاؤ، اس کے اجزاء کے پائیدار اسعمال اور جینیاتی مسائل کے استفادہ سے ماحول ہونے والے ثمرات میں منصہ اور مساواۃ شراکت“ پر ایک بین الاقوامی قانونی دستاویز ہے جس کی توثیق 196 ممالک کر پکے ہیں۔ سی بی ڈی کے تحت دو ذی پرتوکول نافذ کئے جا سکتے ہیں: بائیو ٹینٹی پر کارتا جیتا پر توکول (جو 2003 سے نافذ ہے) اور جینیاتی مسائل تک رسائی اور ان کے ثمرات میں مساواۃ شراکت پر توکول (جو 2014 میں نافذ کیا گیا)۔

کسی سال کی عرق ریزی کے بعد ملینیم ایکسٹریم اسیمینٹ 2005، میں تیباً اتفاقی کیا گیا کہ دنیا کے دو تہائی ماحولیاتی نظام، خواہ وہ دلدلی زمینیں ہوں یا ساصلی علاقے، جملکات ہوں یا میدان، وہ یا تو انحصار کا شکار ہیں یا پھر انہیں ناپائیدار طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس سے عیاں ہو جاتا ہے کہ انسانیت کس طرح اپنے مُتقبل کے ساتھ جو کمیل رہتی ہے۔

خطرے کو ایک عامل کے طور پر پہلے ہی تسلیم کیا جا چکا ہے لیکن بڑے بڑے عوامی انشور پرین رکھا تک متشیوں کے ذمیع اس کی پذیرائی بڑھ رہے ہیں (باکس 1)۔

جو بانگر (2002) میں ہونے والی زیو+10 کانفرنس میں صحبت کو پائیدار ترقی کے ایجمنڈ میں اہم موضوع کے طور پر شامل کیا گیا جبکہ زیو+20 کانفرنس (2012) میں غربت کے غافلے کے لئے سر معیشت اور

7 ملینیم ایکسٹریم اسیمینٹ (پوگام) (2005)۔
8 پہنچان (2011) عملی طور پر غافلے کیے ہیں کہ خواتین کی تکمیلیں جس طریقے پر کی جاتی ہے وہ انسانی فیصلہ سازی پر بھرے ارادات دھکائی ہے۔ لیکن یہاں یہ موضوع بحث نہیں ہے۔

پائیدار میشست کا سفر: کیا کوڈ-19 سے کوئی امید پیدا ہوئی ہے؟

اور میشتوں کی تعمیر نواس انداز میں کرے گی کہ جس سے صحت عام میں بہتری آئے، عدم صفات میں کمی آئے اور آب و ہوا کے بحران کا ازالہ ہو۔ اگرچہ پائیداری سے متعلق اس پروگرام پر دلخواہ نہیں والوں میں زیادہ ترقی یافتہ مالک کے شہر شامل ہیں، لیکن بعض ابھری ہوئی اور ترقی پر میشتوں مثلاً اجنبائیں، میکرو، جہور یا اور فلپائن کے شہر بھی اس میں شامل ہیں۔ یہ ابھی دیکھنا پڑے گا کہ آپ کا 40-C میزز، واقعی ان قومی میشتوں اور معاشروں کو درجہ حرارت 1.5 ڈگری تک کم کرنے کی راہ پر بڑھانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

عامی سطح پر دنما ہونے والے یہ واقعات ہمارے سامنے یہاں رکھتے ہیں کہ پاکستان کوڈ-19 کو ایک موقع کے طور پر انتہا کرتے ہوئے کاروبار زندگی کے پائیدار انداز کی جانب بڑھنے اور اپنی میشست کو پائیدار بنانے کے لئے کیا کر رہا ہے؟ خیر یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ کچھ نہیں کیا جا رہا کسی موضوع پر لگھو کا ہونا یہ میشہ اس کی غیر موجودی تو ثابت نہیں کرتا۔ لیکن بڑی حد تک ناموشی ہے تا اس غیر موجودی کو ہی ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل تو سامنے لانا ہوگی۔ بہ حال بہاں تک پاکستان کے معاملے میں اس سوال کے جواب کا تعلق ہے تو فی الحال واقعی خاموشی ہے۔

مانا کہ گھر سے کام کے طریقے نہ صرف پاکستان سے باہر کی کارپوریشنز از ما ری ہیں۔ لیکن پاکستانی کمپنیاں بھی کام کے نئے نئے طبقوں پر سوچ بچا کر رہی ہیں۔ پاکستان کے کارپوریٹ لیٹرز کے ساتھ لگھو سے یہی انداز ہوتا ہے کہ کم از کم دو بڑی پاکستانی کمپنیوں کے گروپ بیٹھاٹ دفاتر، کام کرنے کی مشکل ہو گئیں اور گھر سے کام کے طبقوں کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ صدر دفاتر میں عملی موجودی مُنتقال طور پر 6.0 فیصد تک کم کی جائے۔ یہ گروپ اپنا نام فی الحال فاہر نہیں کرنا چاہتے کونکر فی الوقت وہ مختلف مکمل طبقوں پر غور کر رہے ہیں۔ لیکن اگر یہ راجح پاکستان میں زور پکولیتا ہے تو انپورٹ سے خارج ہونے والی کاربن میں کمی کی صورت میں اس کا کچھ دلچسپی مثبت اثر نہ رہ پڑے گا۔

مانا کہ حکومت نے اس حقیقت کے پیش نظر ایکٹ کاڑیوں کی پالیسی بھی متعارف کر دی ہے کہ دنیا بھر میں ٹرانسپورٹ کاڑیوں (مسافر) کا رہا، ٹرکوں، بسوں اور دو یا تین پہ یوں (اوی کاڑیوں) سے جو کاربن ڈائی آس سائیڈ خارج ہوتی ہے وہ سالانہ کل اخراج کا 1.5 فیصد بنتی ہے۔ لیکن ایک ایسے ملک میں جو ابھی تک بکلی کی کمی کا شکار ہے، ایکٹ کاڑیوں

متباہل طریقوں کی تلاش، قوی گردشی میشتوں کے ثمرات کے جائزہ اور اس طرح کی بے شمار اہوں پر قدم بڑھانے میں مدد وی جاتے گی۔

یورپی یونین کوڈ-19 کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پیداواری وسائل کو مقامی یا علاقائی سطح پر لانے کے عمل کو تیز کر رہی ہے اور یہ وہ راجحان ہے جو چند سال پہلے شروع ہوا تھا۔ مثال کے طور پر 2017 میں اپنیا اس نے اپنی کمپنیاً تڑڑ صنعتیات کی نیکست آورڈیوری کے سلسلے میں اپنی پسیڈ فیکٹریز ایشیا میں نہیں بلکہ جنمی اور اٹلانٹا میں بنائیں۔ اکتوبر 2018 کے ایک سروے کے دوران ترقی یافتہ مغرب میں کپڑے کا کاروبار کرنے والے ایک چوتھائی اضافی سر بر اہان نے نیکست آپنے کمپنی کو بتایا کہ 2025 میں ان کے نصف سے زائد کپڑے قربی علاقوں سے منہل گیں گے۔

اپنے پیداواری ذرائع کو کم لاگت والے مالک سے قریبی مالک، بہاں سمارٹ کار خانے میں، سب کچھ خود کار ہے، آئی فلش اٹھلی جنس ہے، ماہر افزادی وقت ہے اور سب سے بڑھ کر اصل صارت قریب بیٹھا ہے، میں منتقل کرنے کے پیچھے بھلے ان کاروباری اداروں کی نیت یہی ہو گی کہ منافع بڑھایا جائے لیکن بہ حال اس راجحان کے زور پر کوئی سے توقع ہے کہ کاربن کے نتوشوں میں کمی آئے گی کیونکہ اب غاممال اور تیار اشیاء دور کے مالک سے طویل سفر ملے کر کے نہیں آئیں گی۔

دریں اشنازی، یورپ کی کوشش ہے کہ ”15 منٹ کے شہر“ کا تصور آگے بڑھایا جائے جس میں کام کی چلگیں، شہری سہولیات اور رہائشی علاقوں 15 منٹ کے فاصلے کے انداز میں ہوں گے۔ اس اقدام کا مقصود بھی کاربن کے اخراج میں کمی ادا کے۔ اس میں آپ کو گھر سے کامیابی اور کفرام ہوں گے اس بڑھتے راجحان کی گوچ منائی دیتی ہے جس پر اس وقت زیادہ تر کارپوریشنز کام کر رہی ہیں۔ ایک طرف ملبوڑ شہر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ

2021 میں سائیکل پلانے کے لئے 44 کلومیٹر طویل راستے بنادے گا یعنی کرونا وائرس کے باعث اصل منصوبے سے سات سال پہلے تو دوسرا جانب میلان شہر نے عہد کر لیا ہے کہ پیڈل ٹلنے والوں اور سائیکل چلانے والوں کے لئے 35 کلومیٹر طویل راستے بنائیں گے۔

اس طرح کے وعدے بڑھتے ہوئے شہری شعوری عکاسی کرتے ہیں جس کے تحت دنیا کے پالیسی شہروں کا نیٹ ورک C-40 میزز کوڈ-19 ریکوری ناٹک فورس شروع کر رہا ہے جو اپنے شہروں



صہیب جمالی

ریسرچ میلو پر اعمانی ٹیوٹ
ریسرچ ایڈیٹر، بڑس ریکارڈر

ہر بار جب بھی کوئی بحران اپنے پاؤں پھیلاتا ہے، امید کے داعی اس ممکن کی راہ دکھانے لگتے ہیں کہ ہر بحران اپنے ساتھ ایک موقع لاتا ہے۔ کوڈ-19 بھی اس سے ممتنی نہیں۔ جو لوگ آدھا بھرا گلاس دیکھتا چاہتے ہیں وہ تو پہلے ہی ابھر رہے ہیں میں کلاک ڈاؤن کی وجہ سے فضائی گاڈی کے معیار میں نمایاں بہتری آگئی ہے۔ دوسرا سے اس بات پر خوش میں کہ آس پاس کے بعض مراغات یافتہ لگی کوچوں میں فساد کے لئے کام کرنے والے صارف پرست طرز زندگی کی جگہ پوری کمیٹی کے لئے صحت مند، پائیدار متباہل رائیں کھل رہی ہیں یہیں یہیں کہاں بارہا ہے کہ دوازس نے ہمیں لمحہ کوٹھہ کر سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اب جسکے معاشی و سماجی سرگرمیاں کم ہونے سے آب و ہوا میں بہتری آئی ہے تو ہم اگر انسانیت کو ایک نئے پائیدار مستقبل سے روشناس کرانے کے لئے ایک ہو جائیں تو ایک نئی روشن صبح طلوع ہو سکتی ہے۔

پھر بات تو یہ ہے کہ پاکستان ہو یادیا کی کوئی اور جگہ بعض واقعات کو آپ امید کرنوں میں شمار کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر یورپی کمیٹی ان دونوں ”نیکست جزیرشان ای یو“ نامی منصوبے پر مغرب ماری کر رہا ہے جس میں ”یو بین گرین ڈیل“ کو مرکزی چیخت مالک ہے جس کا مقصد کرونا وائرس کے بعد پائیدار افزائش کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ امید ہے کہ یورپی یونین، بکوڈ بھالی فنڈ میں 1825 ارب ڈالر ڈالے گی جس کے ساتھ بزرگی ہوں گی اور یوں یورپ کو لامگلکس کی پائیدار سہولیات، شرائط جو ہی ہوں گی اور یوں یورپ کو لامگلکس کی پائیدار سہولیات، اشیائے صرف کے لئے پائیدار منہج میں کی تیاری پلاسٹک پیٹنگک کے